الجزء (13)

وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا
مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ
بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا
مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ
عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ
يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾
وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ع وَجَآءَ
7 ع 8 1
اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ
لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا
تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ
بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ
اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ
رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا
الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾

(53) عزیز کی بیوی نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا: میں اپنے آپ کو گناہ کے ارادے سے معصوم قرار نہیں دیتی اور نہ میں اپنے نفس کی پاکیزگی کا ڈھنڈورا پیٹتی ہوں کیونکہ انسانی نفس کا معاملہ یہ ہے کہ وہ تو بہت زیادہ برائی پر آمادہ کرنے والا ہے جس کی وجہ اس کا شہوانی امور کی طرف میلان ہے اور اس سے باز رہنا مشکل ہے۔ ہاں، جس شخص پر اللہ تعالیٰ رحم کرے، وہ اسے برائی کا حکم دینے سے باز رکھتا ہے۔ بلاشبہ میرا رب اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بہت زیادہ بخشنے والا، ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(54) جب یوسف علیہ السلام کی بے گناہی واضح ہوگئی اور بادشاہ کو اس کا پوری طرح پتہ چل گیا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اسے میرے پاس لاؤ، میں اسے اپنا خصوصی مقرب بنانا چاہتا ہوں تو وہ یوسف علیہ السلام کو اس کے پاس لے آئے۔ جب اس نے ان سے گفتگو کی اور اسے ان کے علم و دانش کا صحیح اندازہ ہوگیا تو اس نے کہا: اے یوسف! بلاشبہ آج سے تم ہمارے نزدیک مرتبہ و شرف والے اور قابلِ اعتماد ہو۔

(55) یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا: مجھے مصر کے مالی معاملات اور خوراک کے خزانوں کا نگران مقرر کردیں۔ بلاشبہ میں امانت داری اور علم و بصیرت سے ناظمِ خزانہ کی ذمہ داری نبھانے کی صلاحیت رکھتا ہوں۔

(56) جس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو الزام سے بری قرار دے کر اور قید خانے سے نجات دے کر احسان کیا، اسی طرح ہم نے مصر میں انھیں اقتدار دے کر ان پر احسان کیا۔ وہ جہاں چاہتے ٹھہرتے اور قیام کرتے تھے۔ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں، دنیا میں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے بلکہ بغیر کسی کمی کے انھیں پورا پورا عطا کرتے ہیں۔

(57) یقیناً جو ثواب اللہ تعالیٰ نے آخرت میں تیار کر رکھا ہے، وہ دنیا کے ثواب سے کہیں بہتر ہے، یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر اس سے ڈرتے رہے۔

(58) یوسف علیہ السلام کے بھائی کچھ نقدی لے کر مصر میں یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو انھوں نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا جبکہ وہ یوسف علیہ السلام کو نہ پہچان سکے کہ وہ ان کا بھائی ہے کیونکہ لمبا عرصہ گزرنے کی وجہ سے یوسف علیہ السلام کی شکل و صورت بدل چکی تھی، اس لیے کہ جب انھوں نے انھیں کنویں میں پھینکا تھا، تب وہ بچے تھے۔ (59) جب یوسف علیہ السلام نے انھیں ان کی طلب کے مطابق اناج اور سامان دے دیا، تو انھوں نے بتایا کہ ہمارا ایک اور پدری بھائی بھی ہے جو والدِ محترم کے پاس ہی ہے۔ یوسف علیہ السلام نے ان سے کہا: تم اس پدری بھائی کو بھی آیندہ لے کر آنا، میں تمھیں ایک اونٹ کے وزن اٹھانے کے برابر غلہ زیادہ دوں گا۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ میں وزن پورا دیتا ہوں اور کمی نہیں کرتا اور میں بہترین مہمان نواز ہوں۔ (60) اور اگر تم اسے نہ لائے تو تمھارا جھوٹ واضح ہوجائے گا کہ تمھارا کوئی پدری بھائی بھی ہے اور میں تمھیں غلہ بھی ہرگز نہیں دوں گا اور نہ تم میرے شہر کے قریب آنا۔ (61) یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا: ہم اپنے والدِ محترم سے ضرور اس کا مطالبہ کریں گے، اس کی پوری کوشش کریں گے اور آپ نے جو حکم دیا ہے، اسے بغیر کسی کوتاہی کے ضرور پورا کریں گے۔ (62) یوسف علیہ السلام نے اپنے کارکنوں سے کہا: ان کی پونجی انھیں واپس کردینا تاکہ واپس جا کر انھیں پتہ چلے کہ ہم نے ان سے سامان کے پیسے نہیں لیے۔ یہ بات انھیں بھائی کو ساتھ لے کر دوبارہ آنے پر مجبور کرے گی تاکہ وہ یوسف کو اپنی سچائی کا یقین دلائیں اور وہ ان سے ان کے سامان کی قیمت قبول کرلیں۔ (63) چنانچہ جب وہ اپنے والد کے پاس لوٹ کر گئے اور یوسف علیہ السلام نے ان کی جو عزت کی تھی، وہ سب جا کر انھیں بتائی اور ساتھ ہی یہ بتایا کہ ابا جان! اگر ہم اپنے بھائی (بنیامین) کو ساتھ نہ لے گئے تو ہمیں غلہ نہیں ملے گا، اس لیے اسے ہمارے ساتھ بھیج دیں۔ اگر آپ اسے ہمارے ساتھ بھیجیں گے تو ہم پیمانہ بھر کر غلہ لائیں گے۔ ہم آپ سے پکا عہد کرتے ہیں کہ اسے آپ کے پاس صحیح سلامت لانے تک اس کی حفاظت کریں گے۔

فوائد: ❀ بندۂ مومن کے دشمنوں میں سے اس کے پہلو میں چھپا نفس بھی ہے، اس لیے انسان پر فرض ہے کہ وہ اس کا دھیان رکھے اور اس کے ٹیڑھے پن کو سیدھا رکھے۔ ❀ عوام الناس کے مفاد سے متعلق کسی عہدے پر فائز ہونے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ شخص اس کے بارے میں علم رکھتا ہو اور امانت دار بھی ہو۔ ❀ اس بات کا بیان کہ آخرت میں جو اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے، وہ اہلِ ایمان کے لیے زیادہ بہتر، دیرپا اور افضل ہے۔ ❀ ضرورت کے پیشِ نظر آدمی کوئی عہدہ طلب کرسکتا ہے اور اپنی تعریف بھی کرسکتا ہے، بشرطیکہ وہ خیر و بھلائی اور اصلاح چاہتا ہو۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ
فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا
مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا
نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا
وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ
مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ
يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾
وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ
اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا
كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ
يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ ع وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ 8 ع 11 2
اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾

(64) ان کے باپ نے ان سے کہا: کیا میں اس (بنیامین) کے بارے میں تم پر ویسے ہی اعتبار کرلوں جیسے اس سے پہلے اس کے حقیقی بھائی یوسف کے بارے میں کیا تھا؟! میں نے اس کے بارے میں تم پر اعتبار کیا اور تم نے اس کی حفاظت کا عہد بھی کیا اور پھر تم نے اس عہد کی پاسداری نہیں کی، لہٰذا مجھے تمھارے اس کی حفاظت کے عہد و پیمان کا کوئی اعتبار نہیں۔ میں اللہ ہی پر بھروسا کرتا ہوں۔ وہ جس کی حفاظت کرنا چاہے، اس کا بہترین محافظ ہے اور جس پر رحمت کرے، اس پر سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(65) جب انھوں نے غلے کی وہ بوریاں کھولیں جو وہ لائے تھے تو کیا دیکھا کہ اس غلے کی قیمت بھی انھیں واپس کر دی گئی ہے۔ انھوں نے اپنے باپ سے کہا: اس قدر عزت افزائی کے بعد ہمیں اس بادشاہ سے اور کیا چاہیے؟ یہ ہمارے غلے کی قیمت جو ہم نے ادا کی تھی، وہ بھی اس نے ازراہِ کرم ہمیں واپس کر دی ہے۔ ہم اپنے گھر والوں کے لیے غلہ لائیں گے اور جس بارے میں آپ ہمارے بھائی کے متعلق فکر مند ہیں، اس سے اس کی حفاظت کریں گے اور اسے ساتھ لے جانے کے سبب ایک اونٹ پر لادا جانے والا غلہ زیادہ لائیں گے اور اتنا غلہ زیادہ دینا اس بادشاہ کے نزدیک کوئی مسئلہ ہی نہیں۔

(66) ان کے باپ نے ان سے کہا: میں اسے ہرگز تمھارے ساتھ نہیں بھیجوں گا حتی کہ تم اللہ کو گواہ بنا کر مجھ سے پختہ عہد کرو کہ تم اسے بہرصورت میرے پاس واپس لاؤ گے الا یہ کہ تم سب کسی مصیبت میں مارے جاؤ اور تم میں سے کوئی بھی نہ بچے اور تم اس کا دفاع کرنے یا اسے واپس لانے کے قابل نہ رہو۔ جب انھوں نے اس بات پر اللہ کو گواہ بنا کر یعقوب علیہ السلام سے پختہ عہد کرلیا تو انھوں نے کہا: ہماری ان باتوں پر اللہ گواہ ہے اور ہمیں اسی کی گواہی کافی ہے۔

(67) اور ان کے باپ نے انھیں وصیت کرتے ہوئے کہا: شہر میں ایک دروازے سے اکٹھے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا۔ یہ زیادہ محتاط طریقہ ہے تاکہ اگر کوئی تمھیں نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو تو نہ پہنچا سکے۔ میں تمھیں یہ اس لیے نہیں کہہ رہا کہ اللہ تعالیٰ نے اگر کوئی تکلیف تمھاری قسمت میں لکھی ہے تو میں اسے ٹال سکتا ہوں یا اس سے تمھیں کوئی ایسا فائدہ پہنچا سکتا ہوں جو اللہ نے تمھارے مقدر میں نہیں لکھا۔ تقدیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے اور حکم بھی صرف اسی کا ہے۔ میں نے اپنے تمام معاملات میں اسی اکیلے پر بھروسا کیا ہے اور توکل کرنے والے اپنے تمام معاملات میں اسی اکیلے پر توکل اور بھروسا کریں۔

(68) پھر انھوں نے کوچ کیا تو ان کے ساتھ یوسف علیہ السلام کا حقیقی بھائی بنیامین بھی تھا اور جب وہ اپنے باپ کے حکم کے مطابق مختلف دروازوں سے داخل ہوئے اور ان کا مختلف دروازوں سے داخل ہونا اللہ کی تقدیر کو ان سے نہیں ٹال سکتا تھا۔ یہ تو محض یعقوب علیہ السلام کی اپنی اولاد کے بارے میں شفقت تھی جس کا انھوں نے اظہار کیا اور نصیحت کر دی ورنہ وہ جانتے تھے کہ ہوتا وہی ہے جو اللہ کا فیصلہ ہو اور انھیں ہماری تعلیمات کی بنا پر تقدیر پر ایمان رکھنے اور اسباب کو بروئے کار لانے کا پورا پورا علم تھا۔ لیکن لوگوں کی اکثریت یہ نہیں جانتی۔

(69) جب یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کے پاس پہنچے اور ان کے ساتھ یوسف علیہ السلام کا حقیقی بھائی بھی تھا تو انھوں نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے ساتھ بٹھایا اور چپکے سے کہا: میں تیرا سگا بھائی یوسف ہوں، لہٰذا ایذا رسانی، کینہ پروری اور مجھے کنویں میں ڈالنے جیسے بے ہودہ کام جو تیرے بھائی کرتے آرہے ہیں، ان پر غم نہ کر۔

فوائد: ❀ جس نے ایک دفعہ دھوکا دیا ہو، اس سے احتیاط برتنا اور بچ کے رہنا چاہیے، چنانچہ حدیث میں ہے: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ» ’’کوئی مومن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔‘‘ (صحيح البخاري، الأدب: 6133)

❀ احتیاط کی ایک صورت یہ ہے کہ پختہ عہد و پیمان لیتے ہوئے قسم لی جائے اور جس آدمی سے خدشہ ہو کہ وہ سونپی گئی چیزوں اور امانتوں کو ضائع کرے گا، اس سے قسم لینا جائز ہے۔

❀ قسم کا مطالبہ کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ بعض ایسے امور کو قسم سے خارج قرار دے جن کے بارے میں وہ سمجھتا ہو کہ یہ قسم کھانے والے کے اختیار میں نہیں۔

❀ اسباب کو اختیار کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہلاکت والی جگہوں سے دور رہا جائے۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيۡ رَحۡلِ
اَخِيۡهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الۡعِيۡرُ اِنَّكُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ ﴿70﴾ قَالُوۡا
وَاَقۡبَلُوۡا عَلَيۡهِمۡ مَّاذَا تَفۡقِدُوۡنَ ﴿71﴾ قَالُوۡا نَفۡقِدُ صُوَاعَ
الۡمَلِكِ وَلِمَنۡ جَآءَ بِهٖ حِمۡلُ بَعِيۡرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيۡمٌ ﴿72﴾
قَالُوۡا تَاللّٰهِ لَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ مَّا جِئۡنَا لِنُفۡسِدَ فِى الۡاَرۡضِ وَمَا
كُنَّا سٰرِقِيۡنَ ﴿73﴾ قَالُوۡا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ كٰذِبِيۡنَ ﴿74﴾ قَالُوۡا
جَزَآؤُهٗ مَنۡ وُّجِدَ فِىۡ رَحۡلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى
الظّٰلِمِيۡنَ ﴿75﴾ فَبَدَاَ بِاَوۡعِيَتِهِمۡ قَبۡلَ وِعَآءِ اَخِيۡهِ ثُمَّ
اسۡتَخۡرَجَهَا مِنۡ وِّعَآءِ اَخِيۡهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدۡنَا لِيُوۡسُفَ ؕ مَا
كَانَ لِيَاۡخُذَ اَخَاهُ فِىۡ دِيۡنِ الۡمَلِكِ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرۡفَعُ
دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ ؕ وَفَوۡقَ كُلِّ ذِىۡ عِلۡمٍ عَلِيۡمٌ ﴿76﴾ قَالُوۡۤا اِنۡ
يَّسۡرِقۡ فَقَدۡ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوۡسُفُ فِىۡ
نَفۡسِهٖ وَلَمۡ يُبۡدِهَا لَهُمۡ ۚ قَالَ اَنۡتُمۡ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ
بِمَا تَصِفُوۡنَ ﴿77﴾ قَالُوۡا يٰۤاَيُّهَا الۡعَزِيۡزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيۡخًا
كَبِيۡرًا فَخُذۡ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰٮكَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿78﴾

(70) پھر جب یوسف علیہ السلام نے خادموں کو اپنے بھائیوں کے اونٹوں پر سامان اور غلہ لادنے کا حکم دیا تو بادشاہ کا غلہ ماپنے والا برتن جس کے ساتھ وہ غلہ لے جانے والوں کو ماپ کر دیتے تھے، اپنے حقیقی بھائی کے سامان میں رکھ دیا جبکہ اس بات کا ان بھائیوں کو علم نہیں تھا۔ اس کا مقصد بھائی کو پاس رکھنے کی کوئی راہ نکالنا تھا، چنانچہ جب وہ گھر جانے کے لیے روانہ ہوئے تو انھیں پیچھے سے کسی آواز دینے والے نے آواز دی: اے اونٹوں پر سامان لاد کر لے جانے والو! یقیناً تم چور ہو۔

(71) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے پیچھے سے آواز دینے والے اور اس کے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: تمھاری کیا چیز گم ہوئی ہے کہ تم ہم پر چوری کا الزام لگا رہے ہو؟

(72) آواز دینے والے اور اس کے ساتھیوں نے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے کہا: ہم سے بادشاہ کا وہ پیمانہ گم ہو گیا ہے جس سے وہ غلہ ماپتے ہیں۔ جس نے تلاشی سے پہلے وہ واپس کر دیا، اسے ایک اونٹ کا سامان دیا جائے گا۔ یہ میری گارنٹی ہے۔

(73) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! یقیناً تم جانتے ہو کہ ہم پاکباز اور بے قصور لوگ ہیں، جیسا کہ تم نے ہمارا چال چلن دیکھا ہے اور ہم یہاں مصر میں فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہم اپنی زندگی میں کبھی چور رہے ہیں۔

(74) آواز دینے والے اور اس کے ساتھیوں نے کہا: اچھا، اگر چوری سے بے گناہی کا تمھارا دعویٰ جھوٹا ثابت ہو گیا تو چوری کرنے والے کو تمھارے نزدیک کیا سزا دیں؟

(75) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان سے کہا: ہمارے ہاں چور کی سزا یہ ہے کہ چوری کی گئی چیز جس کے سامان سے مل جائے، اسے اس کے سپرد کر دیا جائے جس کی چوری ہوئی ہے، وہ اسے غلام بنا لے۔ ہم تو چوری کرنے والوں کو یہی سزا دیتے ہیں کہ انھیں غلام بنا لیا جائے۔

(76) چنانچہ انھوں نے ان کے سامان کی تلاشی کے لیے انھیں یوسف علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ انھوں نے اپنے حقیقی بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے اپنے پدری بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی تاکہ راز فاش نہ ہو، پھر اپنے حقیقی بھائی کا سامان چیک کیا اور بادشاہ کا پیمانہ اس سے نکال لیا۔ جس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو پیمانہ بھائی کے سامان میں رکھنے کی تدبیر سجھائی، اسی طرح ایک دوسرا معاملہ بھی سجھایا کہ وہ بھائیوں کو ان کے اپنے ملک کے قانون کے مطابق پکڑے جن کے ہاں چور کو غلام بنا لیا جاتا تھا۔ اگر وہ بادشاہ کے قانون کے مطابق چوری کی سزا دیتے تو ایسا کرنا ممکن نہ تھا کیونکہ وہ مار پیٹ اور جرمانہ تھا، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی اور تدبیر کر دیتا تو وہ اس پر قادر ہے۔ ہم اپنے بندوں میں سے جس کا چاہیں، مقام و مرتبہ بلند کرتے ہیں جیسے ہم نے یوسف علیہ السلام کا مقام و مرتبہ اونچا کیا۔ ہر صاحبِ علم سے اوپر کوئی اس سے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے اور سب کے علم سے اوپر اللہ تعالیٰ کا علم ہے، جو ہر چیز کو جانتا ہے۔

(77) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ اس کے چوری کرنے سے پہلے اس کے حقیقی بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ ان کی مراد یوسف علیہ السلام تھے۔ یوسف علیہ السلام کو ان کی اس بات سے جو تکلیف پہنچی، اسے وہ چھپا گئے اور ان کے سامنے اس کا اظہار نہ کیا۔ اپنے دل میں ان سے کہا: جس حسد اور بری حرکت کا تم نے پہلے ارتکاب کیا تھا، وہ شر بعینہ اب اس مقام پر بھی موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اس بہتان کو زیادہ جانتا ہے جو تم لگا رہے ہو۔

(78) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان سے کہا: اے عزیز! اس کے والد بزرگوار خاصے بوڑھے ہیں اور اس سے شدید محبت بھی کرتے ہیں۔ آپ اس کے بدلے ہم میں سے کسی ایک کو روک لیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ اور دیگر لوگوں کے ساتھ بھی نیکی کرنے والے ہیں، لہٰذا اس معاملے میں بھی ہمارے ساتھ نیکی کریں۔

فوائد: ❀ حق کو ثابت کرنے کے لیے کوئی حیلہ کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس سے کسی دوسرے کو نقصان نہ پہنچے۔

❀ کوئی شخص اپنی گم شدہ چیز کی واپسی یا ضرورت پوری کرنے میں تعاون کرنے والے کے لیے بدلے کے طور پر انعام مقرر کر سکتا ہے بشرطیکہ یہ طے ہو کہ انعام کس قدر اور کس قسم کا ہوگا۔

❀ کسی کے تکلیف پہنچانے کو نظر انداز کر دینا اور اسے اپنے دل میں چھپا کر لوگوں پر ظاہر نہ کرنا حسنِ اخلاق میں سے ہے۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ
9 ع 11 3 اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ
قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ
مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ
اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ
ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا
لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا
وَالْعِيْرَ الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ
سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ
يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلّٰى
عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ
الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى
تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا
بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾

(79) یوسف علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ ہم کسی ظالم کے جرم کے بدلے میں کسی بے گناہ پر ظلم کریں اور جس کے سامان سے ہمیں بادشاہ کا پیالہ ملا ہے ہم اسے چھوڑ کر کسی اور کو پکڑ لیں۔ بلاشبہ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم ظالم ٹھہرے کہ ہم ایک بے گناہ کو سزا دیں اور مجرم کو چھوڑ دیں۔

(80) پھر جب وہ اس بات سے مایوس ہو گئے کہ یوسف علیہ السلام ان کی بات مانیں گے تو لوگوں سے الگ ہو کر باہم مشورہ کرنے لگے۔ ان کے بڑے بھائی نے کہا: میں تمھیں یاد دہانی کراتا ہوں کہ تمھارے باپ نے تم سے اللہ کے نام پر پختہ عہد لیا تھا کہ تم ان کے بیٹے کو ضرور ان کے پاس واپس لاؤ گے الا یہ کہ تم ایسی مصیبت میں گھر جاؤ جس میں تم بے بس ہو جاؤ۔ اس سے پہلے تم یوسف علیہ السلام کے بارے میں بھی کوتاہی کر چکے ہو اور اس کے بارے میں اپنے باپ سے کیا ہوا وعدہ بھی تم نے پورا نہیں کیا۔ میں تو کسی صورت بھی مصر سے نہیں جاؤں گا جب تک میرے والد مجھے اپنے پاس واپس آنے کی اجازت نہیں دیں گے یا اللہ تعالیٰ میرے لیے کوئی فیصلہ کر دے کہ میں اپنا بھائی چھڑا لوں اور اللہ تعالیٰ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ وہ حق اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔

(81) بڑے بھائی نے مزید کہا: تم اپنے باپ کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور اس چوری کے جرم میں عزیز مصر نے اسے غلام بنا لیا ہے۔ ہم نے جو مشاہدہ کیا ہے وہی بتا رہے ہیں کہ پیمانہ اس کے سامان سے برآمد ہوا ہے۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ چوری کرے گا۔ اگر ہمیں اس بات کا علم ہوتا تو ہم اسے واپس لانے کا آپ سے عہد نہ کرتے۔

(82) اور (یہ کہنا کہ) اے ابا جان! آپ ہماری سچائی کی تحقیق کے لیے اہلِ مصر سے پوچھ لیں جہاں ہم گئے تھے اور ان قافلے والوں سے بھی پوچھ سکتے ہیں جن کے ساتھ ہم آئے ہیں، وہ بھی آپ کو وہی بتائیں گے جو ہم نے بتایا ہے۔ اس کی چوری کی جو بات ہم نے آپ کو بتائی ہے، یہ سو فیصد سچی اور پکی ہے۔

(83) ان کے باپ نے ان سے کہا: معاملہ ایسے نہیں ہے جیسے تم ذکر کر رہے ہو کہ اس نے چوری کی ہے بلکہ یہ بات تم نے خود گھڑی ہے تاکہ تم اس کے ساتھ بھی اسی طرح مکر وفریب کرو جیسے اس سے قبل اس کے بھائی یوسف کے ساتھ تم نے مکر وفریب کیا تھا۔ پس میرا صبر صبرِ جمیل ہی ہے۔ میں اس بارے میں اللہ تعالیٰ ہی سے شکایت کرتا ہوں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا میرے پاس لے آئے گا، یعنی یوسف، اس کے سگے بھائی اور ان دونوں کے بڑے بھائی کو۔ بلاشبہ وہ پاک ذات میری حالت کو خوب جانتی ہے۔ وہ میرے معاملے کی تدبیر کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔

(84) اور وہ ان سے منہ موڑ کر دور چلے گئے اور کہا: ہائے! یوسف کا صدمہ (بھی تازہ ہو گیا)۔ یوسف علیہ السلام پر بہت زیادہ رونے کی وجہ سے ان کی آنکھوں کی سیاہی بھی سفیدی میں بدل چکی تھی۔ وہ غم اور دُکھ سے بھرے ہوئے تھے، مگر اپنا غم لوگوں سے چھپاتے تھے۔

(85) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے باپ سے کہا: ابا جان! اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کی یاد ہی میں رہیں گے اور اس پر غم کرتے رہیں گے حتی کہ آپ کی بیماری بڑھ جائے گی یا آپ واقعی اور یقینی طور پر ختم ہی ہو جائیں گے۔

(86) ان سے ان کے باپ نے کہا: مجھے جو رنج اور پریشانی پہنچی ہے، میں اس کا شکوہ صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں۔ میں تم لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم اور احسان کیا ہوتا ہے اور وہ مجبوروں کی دعا کیسے سنتا ہے اور مصیبت زدہ کو جزا کیسے دیتا ہے۔

فوائد: ❀ کسی بے گناہ شخص کو دوسرے کے جرم میں پکڑنا جائز نہیں، اس لیے مجرم کی جگہ کسی دوسرے شخص کو نہیں پکڑا جائے گا۔

❀ صبرِ جمیل (خوبصورت صبر) وہ ہے جس میں دکھ درد اور تکلیف کی فریاد صرف اکیلے اللہ تعالیٰ سے کی جائے۔

❀ مومن کو اس کامل یقین پر جینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی ضرور دور کرے گا۔

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا
وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ
وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ
هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾
قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ
قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ
اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِــِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ
الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا
بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ
10 ع 14 4 وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ۧ وَلَمَّا فَصَلَتِ
الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ
ربع تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

87 ان کے باپ نے ان سے کہا: اے میرے بیٹو! تم جاؤ، یوسف اور اس کے بھائی کے بارے میں معلومات اکٹھی کرو اور اس بات سے مایوسی نہ دکھاؤ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مشکلیں حل کرتا ہے اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ بلاشبہ اس کے آسانیاں دینے اور مشکلیں دور کرنے سے مایوس صرف کافر ہوتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت سے بے خبر ہوتے ہیں اور اس کے اپنے بندوں پر پوشیدہ طور پر فضل فرمانے سے بھی لاعلم ہوتے ہیں۔

88 انھوں نے اپنے باپ کے حکم پر عمل کیا اور یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائی کی تلاش میں نکل پڑے۔ جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو ان سے کہا: ہمیں حالات کی سختی اور فقر نے گھیر لیا ہے اور ہم نہایت حقیر اور معمولی قیمت لے کر آئے ہیں۔ آپ ہمیں پہلے کی طرح پورے غلے کا وزن دیں اور مزید دے کر یا ہماری حقیر پونجی نظر انداز کرتے ہوئے ہم پر صدقہ کر دیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو بہترین جزا دیتا ہے۔

89 جب یوسف علیہ السلام نے ان کی بات سنی تو ان پر رحمت وشفقت سے ان کا دل بھر آیا اور انھوں نے انھیں اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ تم نے انجام سے بے خبر ہو کر یوسف اور اس کے حقیقی بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا؟!

90 تب وہ چونک اٹھے اور کہا: کیا تم یوسف ہی ہو؟! یوسف علیہ السلام نے ان سے کہا: ہاں، میں یوسف ہوں اور یہ جسے تم میرے ساتھ دیکھ رہے ہو، یہ میرا سگا بھائی ہے۔ ہم جس صورت حال میں تھے، اس سے نکال کر اور عزت سے نواز کر اللہ تعالیٰ نے ہم پر خاص فضل کیا ہے۔ بلاشبہ جو اللہ کے حکموں کو مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرے اور آزمائشوں پر صبر کرے تو یقیناً اس کا عمل احسان شمار ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کے لیے اسے محفوظ رکھتا ہے۔

91 ان کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کی ہوئی زیادتیوں پر معذرت کرتے ہوئے ان سے کہا: اللہ کی قسم! اللہ نے جو اعلیٰ صفات آپ کو دی ہیں، ان کی بنا پر اس نے آپ کو ہم پر فضیلت بخشی ہے۔ یقیناً ہم نے آپ کے ساتھ جو کچھ کیا، اس میں ہم گناہ گار اور ظالم تھے۔

92 یوسف علیہ السلام نے ان کی معذرت قبول کی اور کہا: جو ہوا سو ہوا، اب تم پر ایسی کوئی ملامت نہیں جو سزا یا ڈانٹ ڈپٹ کا باعث ہو۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمھیں معاف کرے۔ وہ پاک ذات تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والی ہے۔

93 جب انھوں نے بتایا کہ والد محترم کی بصارت جاتی رہی ہے تو یوسف علیہ السلام نے ان کو اپنی قمیص دی اور کہا: میری یہ قمیص لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو تو ان کی بصارت ٹھیک ہو جائے گی اور اپنے تمام اہل وعیال کو میرے پاس لے آؤ۔

94 جب قافلے نے مصر سے کوچ کیا اور مقامی لوگوں سے جدا ہو گیا تو یعقوب علیہ السلام نے اپنے پاس موجود بیٹوں اور اپنے علاقے کے دیگر لوگوں سے کہا: میں تمھیں بتاتا ہوں کہ مجھے تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے، اگر تم مجھے بے خبری اور دیوانگی کا طعنہ دیتے ہوئے یوں نہ کہو کہ بوڑھا سٹھیا گیا ہے، ایسی باتیں کہتا ہے جو نہیں جانتا۔

95 ان کے پاس موجود ان کے بیٹوں نے کہا: بلاشبہ آپ یوسف علیہ السلام سے اپنے لگاؤ اور انھیں دوبارہ دیکھنے کی تڑپ کی وجہ سے کبھی اپنے سابقہ خیالات سے باہر نہیں آئے۔

فوائد: ❀ یعقوب علیہ السلام معرفتِ الٰہی کے اس عظیم مرتبے پر فائز تھے کہ پے در پے مصائب اور سالہا سال گزر جانے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کے حسن ظن میں کمی نہیں آئی۔

❀ سچے دل سے معذرت کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے، اپنے جرم کا اعتراف کرے اور جسے نقصان پہنچایا ہو، اس سے بھی معافی مانگے۔

❀ تقویٰ اور صبر سے دنیا و آخرت میں عظیم درجات حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

❀ برائی کرنے والے کی معذرت قبول کرنی چاہیے اور انتقام کا ذہن چھوڑ کر پچھلی غلطیوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے، خاص طور پر جب بندہ بدلہ لینے کی پوزیشن میں ہو۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿96﴾
قَالُوْا يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿97﴾
قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿98﴾
فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا
مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ؕ﴿99﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ
وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَایَ مِنْ
قَبْلُ ؗ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ
مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ
الشَّيْطٰنُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿100﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَ
عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫
اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ
بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿101﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿102﴾

(96) چنانچہ جب مخبر یعقوب علیہ السلام کے پاس خوش کرنے والی خبر لایا اور اس نے یوسف علیہ السلام کی قمیص ان کے چہرے پر ڈالی تو وہ بینا ہوگئے۔ تب انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان کو زیادہ جانتا ہوں جسے تم نہیں جانتے؟

(97) ان کے بیٹوں نے یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائی کے ساتھ جو کچھ کیا، اس کی اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے معذرت کرتے ہوئے کہا: اے ابا جان! آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے پچھلے گناہوں کی معافی مانگیں۔ یقیناً ہم نے یوسف اور ان کے بھائی کے ساتھ جو کیا، اس میں ہم گناہ گار اور قصوروار تھے۔

(98) ان کے باپ نے ان سے کہا: میں عنقریب تمھارے لیے اپنے رب سے استغفار کروں گا۔ بلاشبہ وہی اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(99) یعقوب علیہ السلام اپنے اہل و عیال کے ساتھ اپنے علاقے سے یوسف سے جا ملنے کے لیے مصر کی طرف نکلے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انھوں نے اپنی ماں اور باپ دونوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور بھائیوں اور ان کے اہل و عیال سے کہا: تم اللہ کے حکم و مشیّت سے امن کے ساتھ مصر میں داخل ہو جاؤ، یہاں تمھیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

(100) انھوں نے اپنے والدین کو اپنے اس خصوصی تخت پر بٹھایا جس پر وہ خود بیٹھتے تھے اور انھیں ان کے والدین اور گیارہ بھائیوں نے سجدے سے سلامی دی اور یہ سجدہ عزت و تکریم کے لیے تھا، عبادت کے لیے نہیں تھا تاکہ اللہ کے حکم کی عملی صورت سامنے آ جائے جیسا کہ خواب میں تھا۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا: یہ آپ کی طرف سے مجھے سجدے کی سلامی اس خواب کی عملی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا اور آپ کو بتایا تھا۔ یقیناً میرے رب نے اسے عملی شکل دے کر سچ کر دیا ہے۔ میرے رب نے مجھ پر بہت احسان کیا جب اس نے مجھے قید خانے سے نکالا اور اس وقت بھی جب وہ آپ لوگوں کو دیہات سے میرے پاس لے آیا، حالانکہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان بگاڑ پیدا کر دیا تھا۔ بلاشبہ میرا رب اپنے اس کام کی تدبیر میں جو وہ چاہتا ہے، بڑا باریک بین ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کے حالات خوب جانتا ہے اور اپنی تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(101) پھر یوسف علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی اور کہا: اے میرے رب! یقیناً تو ہی نے مجھے مصر کی بادشاہی دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم عطا کیا۔ اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے اور کسی پچھلی مثال کے بغیر انوکھے انداز سے بنانے والے! میرے دنیا کے تمام امور کا والی اور کارساز تو ہی ہے اور آخرت میں بھی میرے تمام امور تیرے ہاتھ میں ہوں گے۔ میری زندگی ختم ہونے پر مجھے اسلام کی حالت میں فوت کرنا اور جنت الفردوس میں میرے آباء و اجداد اور دوسرے نیکوکار انبیاء علیہم السلام سے مجھے ملا کر اعلیٰ مقام عطا کرنا۔

(102) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کا مذکورہ قصہ جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں، اسے آپ پہلے نہیں جانتے تھے۔ آپ اس وقت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے پاس موجود نہیں تھے جب انھوں نے یوسف علیہ السلام کو کنویں کی تہ میں پھینکنے کا پختہ ارادہ کیا اور اس کے لیے جو حیلہ سازی کی سوکی لیکن یہ ہم نے آپ کو وحی کر کے بتایا ہے۔

فوائد: ❀ والدین سے حسنِ سلوک اور ان کی عزت و احترام فرض ہے اور اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انھیں ایسی بات بتانے میں جلدی کی جائے جس سے وہ خوش ہوں۔

❀ شیطان کے وسوسوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ اسی طرح دوست احباب میں جدائی پیدا کرنے کے لیے نفرت پھیلانے والے سے بھی بچ کر رہنا چاہیے۔

❀ بندہ دین و دنیا کے کتنے ہی اونچے مرتبے پر فائز ہو جائے، وہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور انعام و اکرام کے باعث ہی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ سے اپنے اچھے انجام، سلامتی اور یومِ قیامت کی نجات و فلاح کا سوال کرنا اور جنتوں میں نیک لوگوں کا ساتھ مانگنا چاہیے۔

❀ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کو بعض مقاصد اور حکمتوں کے پیشِ نظر غیب کی بعض باتوں سے مطلع فرما دیتا ہے۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ
11 ع 11 5 مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾
وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ
تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ
وقف النبي ﷺ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى
بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٩﴾
حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ
نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١١٠﴾
لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ
حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
12 ع 7 6 تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١١١﴾ ع

(103) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ لوگوں کو مومن بنانے کے لیے پورا زور لگا دیں تب بھی لوگوں کی اکثریت ایمان نہیں لائے گی، لہٰذا آپ ان پر حسرت وافسوس سے خود کو ختم نہ کر لیں۔ (104) اگر وہ عقل مند ہوتے تو ضرور آپ پر ایمان لاتے کیونکہ اے رسول (ﷺ)! آپ ان سے اس قرآن کی اجرت مانگتے ہیں نہ دعوت کا کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں۔ قرآن تو تمام لوگوں کے لیے سراسر نصیحت ہے۔ (105) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توحید پر دلالت کرنے والی بہت سی نشانیاں آسمانوں اور زمین میں بکھری ہوئی ہیں۔ وہ ان کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ ان میں غور وفکر کرنے اور ان سے عبرت پکڑنے سے منہ موڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ (106) اور لوگوں کی اکثریت جو اللہ تعالیٰ کو خالق، رازق اور زندگی وموت دینے والا مان کر اس پر ایمان لاتی ہے، وہ اس کی عبادت کے ساتھ ساتھ بتوں اور مورتیوں کی عبادت بھی کرتی ہے اور اللہ کی اولاد کا دعویٰ بھی کرتی ہے، حالانکہ وہ اس سے پاک ہے۔ (107) کیا یہ مشرک اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ دنیا میں ان پر کوئی عذاب آ جائے جو انھیں اپنے گھیرے میں لے لے جسے ان کے لیے دور کرنا بھی ممکن نہ ہو یا اچانک ان پر قیامت آ جائے اور انھیں اس کے آنے کا وہم وگمان بھی نہ ہو کہ وہ اس کی تیاری کرتے، اس لیے وہ ایمان نہیں لا رہے؟! (108) اے رسول (ﷺ)! جنھیں آپ دعوت دیتے ہیں، ان سے کہہ دیں: یہ میرا راستہ ہے جس کی طرف میں لوگوں کو بلاتا ہوں اور میری یہ دعوت واضح دلیل کی بنیاد پر ہے۔ میرے پیروکاروں، میری ہدایت کے راہیوں اور میری سنت کو اختیار کرنے والوں کی دعوت بھی اسی راستے کی طرف ہے۔ اللہ کی طرف منسوب وہ تمام چیزیں جو اس کے شایانِ شان نہیں یا اس کے کمال کے منافی ہیں، وہ ان سب سے پاک ہے۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والوں سے میرا کوئی تعلق نہیں، بلکہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توحید ماننے والوں میں سے ہوں۔ (109) اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے، وہ بشر مرد تھے نہ کہ فرشتے۔ ہم ان کی طرف ایسے ہی وحی کرتے رہے جیسے آپ کی طرف وحی کی۔ وہ شہری آبادی سے تھے، دیہاتی نہیں تھے۔ ان کی امتوں نے انھیں جھٹلایا تو ہم نے انھیں ہلاک کر دیا۔ کیا آپ کو جھٹلانے والے یہ لوگ اس سرزمین سے نہیں گزرے کہ وہ اپنے سے پہلے جھٹلانے والوں کے انجام پر غور وفکر کر کے ان سے عبرت حاصل کرتے؟! آخرت کے گھر میں جو نعمتیں ہیں، وہ دنیا میں تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے بہت بہتر ہیں۔ کیا تم عقل نہیں کرتے کہ اس بہت بہتر کو حاصل کرنے کے لیے تم اللہ تعالیٰ کے حکموں کو مان کر، جن میں سرفہرست ایمان ہے، اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر، جن میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے، اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے۔ (110) یہ رسول جنھیں ہم بھیجتے ہیں، ہم ان کے دشمنوں کو مہلت دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ پکڑنے کے لیے انھیں جلد سزا نہیں دیتے حتی کہ جب ان کی ہلاکت مؤخر ہو گئی اور رسول ان کے تباہ ہونے سے مایوس ہونے لگے اور کافروں نے یہ سمجھا کہ ان کے رسولوں نے ان سے جو وعدہ کیا تھا کہ جھٹلانے والوں پر عذاب آئے گا اور اہلِ ایمان نجات پائیں گے، وہ جھوٹا تھا، تو ہمارے رسولوں کے لیے ہماری مدد آ گئی۔ رسول اور اہلِ ایمان اس ہلاکت اور تباہی سے بچا لیے گئے جو جھٹلانے والوں پر آئی۔ جب ہم عذاب نازل کر دیں تو ہمارا عذاب مجرم قوم سے ٹلا نہیں کرتا۔ (111) یقیناً رسولوں اور ان کی قوموں کے واقعات میں اور یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے واقعے میں نصیحت ہے جو صحیح سالم عقل رکھنے والے ہی حاصل کرتے ہیں۔ قرآن جو ان واقعات پر مشتمل ہے، یہ جھوٹا اور گھڑا ہوا نہیں جو اللہ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہو بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والا، جن احکام ومسائل کی تفصیل وتشریح مطلوب ہے، ان کی تفصیل بیان کرنے والا، ہر خیر کی رہنمائی کرنے والا ہے، نیز وہ اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے لیے رحمت ہے اور اس میں جو کچھ ہے، اس سے مومن ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

فوائد: ❀ داعی اور مبلغ، لوگوں کے دل نہیں بدل سکتا اور انھیں اطاعت پر لگانا اس کے اختیار میں نہیں ہے اور لوگوں کی اکثریت ہدایت پانے والی نہیں ہوتی۔ ❀ کائنات میں بکھری اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے اور اس کی توحید کے دلائل سے منہ موڑنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔ ❀ آیت کریمہ: ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ ......﴾ میں دعوت کے بعض بنیادی ارکان کا ذکر ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں: ① منہج (دعوتی طریق) کا ذکر: اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ (میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں)۔ ② منہج کی بنیاد علم پر ہو: عَلٰى بَصِيْرَةٍ (واضح دلیل کی بنیاد پر)۔ ③ داعی کا موجود ہونا: اَدْعُوْٓا (میں بلاتا ہوں)، اَنَا (میں)۔ ④ جنھیں دعوت دی جا رہی ہے ان کا موجود ہونا: وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (اور جو میرے پیروکار ہوئے)۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ
عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ
كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا
رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَ
فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ
صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا
عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَ
اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ
جَدِيْدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ
اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾

سورۂ رعد مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کی عظمت کے مظاہر بیان کر کے وحی اور نبوت کے منکروں کا رد کرنا۔

تفسیر: ① ﴿الٓمّٓرٰ﴾ اس جیسے حروف مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ اے رسول (ﷺ)! یہ عظیم الشان آیات جو اس سورت میں ہیں اور جو قرآن اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا ہے، وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور نہ اس کے اللہ کا کلام ہونے میں کوئی شک ہے لیکن اکثر لوگ دشمنی اور تکبر کی وجہ سے اس پر ایمان نہیں لاتے۔

② اللہ وہ ہے جس نے آسمان بنائے جو تمھارے سامنے بغیر ستونوں کے بلند ہیں، پھر وہ عرش پر ایسے بلند اور مستوی ہوا جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ نہ ہم اس کی کیفیت اور حالت بیان کرتے ہیں نہ اس کی مثال پیش کرتے ہیں۔ اس نے سورج اور چاند اپنی مخلوقات کو فائدے پہنچانے میں لگا دیے ہیں۔ سورج اور چاند دونوں ایک مقرر مدت تک گردش میں ہیں جس کا علم صرف اللہ کو ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین میں جیسے چاہتا ہے، اپنا حکم نافذ کرتا ہے۔ وہ اپنی قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیاں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اس بات کا یقین کرو کہ قیامت کے دن تمھارے رب سے تمھاری ملاقات ہوگی، اور پھر نیک عمل کر کے اس کی تیاری کرو۔

③ اللہ تعالیٰ وہ پاک ذات ہے جس نے زمین بچھائی اور پہاڑ بنا کر اس میں گاڑ دیے تاکہ وہ لوگوں کو لے کر ڈگمگا نہ جائے اور اس نے اس میں نہریں بنائیں تاکہ وہ لوگوں کو اور ان کے جانوروں اور کھیتیوں کو سیراب کریں۔ پھلوں کی تمام اقسام اُگائیں۔ حیوانات میں نر اور مادہ کی طرح جوڑے پیدا کیے۔ وہ دن کو رات کا لباس پہناتا ہے تو وہ روشن ہونے کے بعد تاریک ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ اس مذکورہ عمل میں ان لوگوں کے لیے دلائل اور نشانیاں ہیں جو اللہ کی تخلیق میں غور وفکر اور تدبر کرتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو ان دلائل اور ثبوتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

④ اور زمین کے کئی ٹکڑے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور ان میں انگوروں کے باغات ہیں، کھیت ہیں اور کھجور کے کئی درخت اس طرح اکٹھے ہیں کہ ان کی جڑ ایک ہے اور کئی ایسے ہیں کہ ان کی جڑیں جدا جدا ہیں۔ ان باغوں اور کھیتوں کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے لیکن ان کے باہمی قرب اور ایک پانی سے سیراب ہونے کے باوجود ہم نے ان کے ذائقے اور دیگر فوائد میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ بلاشبہ اس بیان کردہ امر میں بھی عقل مند لوگوں کے لیے بہت سے دلائل اور نشانیاں ہیں کیونکہ وہی اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

⑤ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کو کسی بات پر حیرانی ہو تو یہ بات سب سے زیادہ حیرانی کا باعث ہے کہ انھوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلا دیا ہے اور اس تکذیب کی دلیل یہ دی ہے کہ بھلا جب ہم مر کر مٹی میں مل جائیں گے اور گلی سڑی ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ اٹھایا اور زندہ کر کے لوٹایا جائے گا؟! مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے منکر یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا اور اس کی اس قدرت کے منکر ہیں کہ وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر سکتا ہے۔ اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں قیامت کے دن آگ کے طوق پہنائے جائیں گے اور یہی لوگ آگ کے حق دار ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ فنا ہوں گے نہ ان کا عذاب ختم ہوگا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ثبوت پیش کرنے اور اس کے نہایت وسیع وعریض آسمانوں کو پیدا کر کے انھیں بغیر ستونوں کے کھڑے کرنے پر اظہارِ حیرت کا بیان۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کمالِ ربوبیت کو ثابت کرنے کے لیے اس کی تخلیق کو بطور دلیل پیش کیا گیا ہے کہ وہ بہت بھاری بھرکم درختوں کو ایک چھوٹے سے بیج سے پیدا کرتا ہے، پھر ان کھیتوں کو ایک ہی پانی سے سیراب کرتا ہے لیکن اس کے باوجود پھلوں کے حجم، رنگ اور ذائقے مختلف ہوتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت پیدا کرنا جبکہ ان کا پہلے وجود تک نہیں ہوتا، اس میں ان مشرکوں کا رد ہے جو روز قیامت اٹھائے جانے کے منکر ہیں۔ بلاشبہ کسی چیز کے بکھرے ہوئے اور مٹی میں ملے اجزاء اکٹھے کر کے اسے نئے سرے سے وجود بخشنا جبکہ وہ پہلے موجود تھی، کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانے کی نسبت زیادہ آسان ہے، جیسے درخت کا وجود ہی نہیں تھا اور اسے بیج سے بنا دیا۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى
ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ
1 ع 7 لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ
الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ
مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾
لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا
وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ
يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ ؕ

(6) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں نے آپ سے سزا طلب کرنے میں جلدی مچا رکھی ہے اور وہ اس مہلت کو تاخیر سمجھ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انھیں ان نعمتوں کے مکمل استعمال تک دے رکھی ہے جو اللہ نے ان کے مقدر میں کر دی ہیں جبکہ ان سے پہلے جھٹلانے والی قوموں پر عذاب کی مثالیں گزر چکی ہیں۔ وہ ان سے عبرت کیوں نہیں پکڑتے؟ اور اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب لوگوں کے ظلم کے باوجود ان سے درگزر کرتا ہے اور انھیں جلد سزا نہیں دیتا تاکہ وہ اللہ کے حضور توبہ کریں، اور وہ کفر پر اڑے رہنے والوں کو اگر وہ توبہ نہ کریں تو سزا دینے کی پوری قوت رکھتا ہے۔

(7) اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے سرکشی اور دشمنی میں کہتے ہیں: محمد (ﷺ) پر ان کے رب کی طرف سے کوئی ایسا معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا جیسے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر اتارے گئے تھے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ صرف ڈرانے والے ہیں جو لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔ آپ صرف وہی معجزات دکھا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرے اور ہر قوم کے پاس ایک نبی آیا جو راہِ حق کی طرف ان کی راہنمائی کرتا رہا اور انھیں سیدھی راہ دکھاتا رہا۔

(8) اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر مادہ اپنے پیٹ میں کیا اٹھائے پھرتی ہے۔ وہ اس بارے میں ہر چیز جانتا ہے اور جو کچھ رحم میں گھٹتا بڑھتا ہے اور جو صحت و بیماری لاحق ہوتی ہے، وہ اسے بھی جانتا ہے۔ ہر چیز کا اللہ سبحانہ کے نزدیک ایک اندازہ مقرر ہے جس سے وہ بڑھ سکتی ہے نہ اس سے کم ہو سکتی ہے۔

(9) کیونکہ اللہ پاک ہر وہ چیز جاننے والا ہے جو اس کی مخلوق کے حواس سے اوجھل ہے اور ہر وہ چیز بھی جاننے والا ہے جسے مخلوق کے حواس محسوس کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی صفات، اسماء اور افعال میں نہایت عظمت والا اور اپنی ذات و صفات میں تمام مخلوقات سے بلند و بالا ہے۔

(10) وہ چھپی چیزوں اور پوشیدہ امور کو جانتا ہے۔ اے لوگو! تمھارے نزدیک خفیہ اور علانیہ بات اس کے علم میں برابر ہے۔ اسی طرح رات کی تاریکی میں لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہونے والے اور دن کی روشنی میں کھلم کھلا عمل کرنے والے بھی اس کے علم میں برابر ہیں۔

(11) اللہ تعالیٰ کے کئی فرشتے ہیں جو ایک دوسرے کے بعد انسان کے پاس آتے ہیں۔ ان میں سے بعض رات کے وقت آتے ہیں اور بعض دن کے وقت حاضر ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے حکم سے ان تمام امور سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں جن سے بچے رہنا اللہ تعالیٰ نے انسان کے مقدر میں کر دیا ہے اور اس کے اقوال و افعال لکھتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی اچھی حالت کو بری حالت میں جو انھیں اچھی نہ لگے، نہیں بدلتا حتی کہ وہ اپنی شکر والی حالت کو خود ہی بدل لیں اور ناشکری شروع کر دیں۔ جب اللہ پاک کسی قوم کی ہلاکت کا فیصلہ کر لے تو اس کے ارادے کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ اے لوگو! اللہ کے سوا تمھارا کوئی والی نہیں جو تمھارے معاملات کا مالک ہو کہ تم اس کے حضور اپنے اوپر آنے والی آزمائش ٹالنے کی التجا کرو۔ (12) اے لوگو! اللہ ہی ہے جو تمھیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے اور تمھارے دلوں میں بجلی گرنے کا خوف اور اس کے ساتھ ہی بارش کی طمع و امید پیدا کر دیتا ہے اور وہی بارش کے پانی سے بھرپور بھاری بادل پیدا کرتا ہے۔ (13) اور گرج چمک اپنے رب کی حمد کے ساتھ ملی ہوئی تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اپنے رب کے خوف سے اور اس کے احترام و اکرام اور تعظیم کی خاطر اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ وہ اپنی مخلوقات میں سے جس پر چاہتا ہے، جلانے والی بجلیاں گرا کر اسے ہلاک کر دیتا ہے اور کافر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں لڑ جھگڑ رہے ہیں جبکہ اللہ زبردست قوت و طاقت والا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، کر گزرتا ہے۔

فوائد: ❀ اولادِ آدم کی خطاؤں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی بخشش اور نرمی و بردباری نہایت عظیم ہے۔ وہ تکبر کرتے ہیں اور اس کے نبیوں اور رسولوں سے جنگ کرتے ہیں مگر وہ اس سب کچھ کے باوجود انھیں رزق دیتا ہے، صحت دیتا ہے اور ان سے نرمی کا معاملہ کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا بیان کہ وہ رحم کی تاریکی میں موجود چیز کو بھی جانتا ہے۔ وہ رحم میں پڑنے والے نطفے، اس سے نر یا مادہ کے پیدا ہونے، اس کے تندرست و بیمار ہونے، اس کے رزق، موت، بدبختی اور سعادت مند ہونے کو بھی جانتا ہے۔ اس کا علم سب امور کو شامل اور عام ہے۔ ❀ بنی آدم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم عنایت کا بیان اور ان فرشتوں کے وجود کا ثبوت جو انسان کی چوکیداری اور حفاظت وغیرہ پر مامور ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ بندے کی حالت اس وقت تبدیل کر کے اچھی کر دیتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ بندہ ہدایت کے اسباب کی پیروی کرتا ہے، چنانچہ توفیق والی ہدایت ملنے کا انحصار بیان کردہ ہدایت کی پیروی کرنے پر ہے۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ
لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ
بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿١٤﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ
وَالْاٰصَالِ ﴿١٥﴾ (السجدۃ 2) قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ
اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا
وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ
تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا
كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿١٦﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ
اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا
يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ
مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا
الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ
فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿١٧﴾

(14) اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا درست ہے۔ اس پکار میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں بن سکتا۔ جن بتوں کو مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ ان پکارنے والوں کی کسی بھی مسئلے میں پکار کا جواب نہیں دیتے اور ان کا انھیں پکارنا اس پیاسے کی طرح ہے جو اپنا ہاتھ پانی کی طرف بڑھاتا ہے تاکہ وہ اس کے منہ میں آجائے اور وہ اس سے پی لے، حالانکہ پانی ازخود اس کے منہ کی طرف آنے والا نہیں۔ ان کافروں کی بتوں سے التجائیں سب بے کار اور سچائی سے ہٹ کر ہیں کیونکہ وہ بت انھیں نفع پہنچانے اور ان سے نقصان دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتے۔

(15) آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سبھی اکیلے اللہ کے حضور سجدے کے لیے جھکتے ہیں۔ اس میں مومن اور کافر سب برابر ہیں، تاہم مومن خوشی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتا اور سجدہ کرتا ہے اور کافر نہ چاہتے ہوئے اس کے سامنے جھکتا ہے، حالانکہ اس کی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اس کے سامنے خوشی سے جھکے۔ اور ہر سایہ دار مخلوق کا سایہ دن کے پہلے اور آخری حصے میں اس کے حضور سجدہ کرتا ہے۔

(16) اے رسول (ﷺ)! ان کافروں سے پوچھیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کی عبادت کرتے ہیں: آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا اور ان کے معاملات کی تدبیر کرنے والا کون ہے؟ اے رسول (ﷺ)! آپ فرما دیں: اللہ ہی ان دونوں کو پیدا کرنے والا اور ان کے معاملات کی تدبیر کرنے والا ہے اور تم اس کا اقرار بھی کرتے ہو۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: کیا تم نے اپنے لیے اللہ کے سوا ان بے بسوں کو معبود بنا لیا ہے جو نہ تو خود کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ اپنے آپ کو نقصان سے بچا سکتے ہیں تو وہ دوسروں کے نفع و نقصان کے مالک کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے پوچھیں: کیا اندھا بے بصیرت کافر اور ہدایت یافتہ صاحب بصیرت مومن برابر ہو سکتے ہیں؟ یا کیا کفر جو سراسر تاریکیاں ہیں اور ایمان جو نور ہے، دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ یا انھوں نے مخلوق میں اللہ پاک کے ساتھ ایسے شریک بنا لیے ہیں جنھوں نے اللہ کی تخلیق کی طرح کچھ پیدا کیا ہے، پھر ان کے شرکاء کی تخلیق ان کے ہاں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ خلط ملط ہو گئی ہے؟ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: ہر چیز کا خالق اللہ یکتا ہے اور پیدا کرنے میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ اپنی الوہیت میں اکیلا ہے جو اس بات کا حق دار ہے کہ عبادت بھی اس اکیلے کی کی جائے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔

(17) اللہ تعالیٰ نے باطل کو پاش پاش کرنے اور حق کو باقی رکھنے کے متعلق بارش کے پانی کی مثال بیان کی ہے جو آسمان سے اترتا ہے تو اس سے ندیاں بہہ پڑتی ہیں۔ ہر ندی چھوٹی ہو یا بڑی اپنے حجم کے مطابق پانی سمیٹتی ہے، پھر پانی کا ریلا خس و خاشاک اور جھاگ اپنے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کی ایک دوسری مثال بیان فرمائی کہ لوگ بعض عمدہ دھاتوں کو آگ میں جلاتے ہیں تاکہ انھیں پگھلائیں اور ان سے لوگوں کی زینت کی چیزیں بنائیں۔ اس کے اوپر بھی اسی طرح جھاگ آجاتا ہے، جیسے اس بارش کے پانی کے اوپر جھاگ آجاتا ہے۔ ان دونوں مثالوں سے اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کا معاملہ واضح کیا۔ باطل کی مثال یوں ہے جیسے خس و خاشاک اور پانی پر تیرنے والا جھاگ ہو اور دوسری مثال میں یوں ہے جیسے دھات کو پگھلانے پر اوپر آنے والا میل کچیل ہو۔ حق کی مثال اس صاف شفاف پانی کی ہے جسے پیا جاتا ہے اور جو پھلوں، گھاس اور نباتات کو اگاتا ہے اور دوسری اس دھات کی مثال ہے جو پگھلانے کے بعد میل کچیل سے صاف ہو جاتی ہے اور لوگ اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں مثالیں بیان کی ہیں، وہ اسی طرح لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ حق باطل سے واضح ہو جائے۔

فوائد: ❀ مشرکین کے غیر اللہ کو پکارنے اور ان سے مدد مانگنے میں ان کی گمراہی کا بیان اور ان کے حال کو اس شخص کے حال سے تشبیہ دی گئی ہے جو پانی پینا چاہتا ہے اور اپنا ہاتھ پانی کی طرف بڑھاتا ہے لیکن اسے پا نہیں سکتا۔ اس طرح وہ کبھی پانی نہیں پی سکتا کیونکہ اس نے اس کے لیے صحیح ذریعہ اختیار نہیں کیا۔ ❀ قرآن مجید میں وضاحت کے جو طریقے اختیار کیے گئے ہیں، ان میں مثالوں کے ذریعے سے مسائل سمجھانا بھی ہے۔ ان سے عقلی چیز محسوس چیز کے قریب ہو جاتی ہے اور ذہن میں ایک خاکہ آجاتا ہے جس سے مراد کو سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ ❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ کائنات کی ہر چیز چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتی ہے اور اس کا سبب وہ فطرت ہے جس میں اللہ کے سامنے جھکنے کا عنصر پایا جاتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ
لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
النصف سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ 2 ع 11 8
اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا
الْاَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿٢٠﴾
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ
يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ ۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ
لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ
وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ ع 3 8 9

وقف النبي صلی اللہ علیہ وسلم

(18) جن مومنوں نے توحید اور اطاعتِ الٰہی کی طرف بلائے جانے پر اپنے رب کی آواز پر لبیک کہا، ان کے لیے نہایت اچھا ٹھکانا ہے اور وہ جنت ہے۔ جن کافروں نے توحید اور اطاعت الٰہی کی دعوت کو قبول نہیں کیا، اگر بفرضِ محال انھیں زمین کے تمام مال کے برابر بلکہ اس سے دگنا مال مل جائے تو وہ سارا مال ہر صورت میں خود کو عذاب سے بچانے کے لیے خرچ کر دیں۔ یہ لوگ جنھوں نے اللہ کی دعوت کو قبول نہیں کیا، ان کا تمام برائیوں پر محاسبہ ہوگا اور ان کا ٹھکانا جہاں وہ ٹھہریں گے، جہنم ہے۔ ان کا بستر اور ٹھکانا جو کہ آگ ہے، نہایت برا ہے۔ (19) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو شخص یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نازل کیا، وہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور وہ مومن اور اللہ کی بات قبول کرنے والا بھی ہے، وہ اس شخص کے برابر نہیں ہوسکتا جو اندھا ہو۔ اس سے مراد کافر ہے جو اللہ تعالیٰ کی بات قبول نہیں کرتا۔ اس سے عبرت اور نصیحت وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جن کی عقل صحیح سالم ہوتی ہے۔ (20) جن لوگوں نے اللہ کا حکم مانا، وہی اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد اور اللہ کے بندوں سے کیے ہوئے عہد پورے کرنے والے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے بندوں سے کیے ہوئے پختہ عہد و پیمان توڑتے نہیں ہیں۔ (21) وہ ہر اس رشتے داری کو جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ وہ اپنے رب سے اس طرح ڈرتے ہیں کہ یہ ڈر انھیں اللہ کے حکم ماننے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہنے پر آمادہ کرتا ہے اور وہ اس بات سے بھی ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام گناہوں پر ان کا محاسبہ کرے گا جو انھوں نے کیے ہیں اور جس سے حساب میں تفتیش کی گئی، وہ ہلاک ہوگیا۔ (22) یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی اطاعت پر جم گئے، اللہ تعالیٰ کی ہر اچھی بری تقدیر پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر اس کی نافرمانی سے رکے رہے، کامل طریقے سے نماز ادا کی اور جو مال ہم نے انھیں دیے، ان کے واجب حقوق بھی ادا کیے اور نفلی طور پر بھی دکھاوے سے دور رہتے ہوئے چھپا کر اسے خرچ کیا اور علانیہ بھی خرچ کیا تاکہ دوسرے لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں اور وہ اپنے ساتھ برائی کرنے والے کی برائی کو اچھائی کے ساتھ دور کرتے ہیں۔ قیامت کے دن انھی صفات والے لوگوں کا انجام قابلِ تعریف ہے۔ (23) یہ قابلِ تعریف انجام وہ باغات ہیں جن کے اندر وہ ہمیشہ ہمیشہ نعمتوں میں رہیں گے۔ ان کی نعمتوں کی تکمیل اس طرح ہوگی کہ ان کے ساتھ ان کے وہ آباء و اجداد، مائیں، بیویاں اور اولاد بھی وہاں داخل ہوگی جو صراط مستقیم پر چلتے رہے تاکہ ان سے مل کر وہ مانوس ہوں اور جنت میں ان کے محلات کے تمام دروازوں سے فرشتے انھیں مبارکباد دیتے ہوئے داخل ہوں گے۔ (24) فرشتے جب بھی ان کے پاس آئیں گے، ان کا سلام ہوگا: سلامٌ علیکم، یعنی تم جو اللہ کی اطاعت پر قائم رہے، اس کی تقدیر کی کڑواہٹ پر صبر کیا اور اس کی نافرمانی سے بچ کر رہے، اس کے سبب تم آفات سے محفوظ ہوگئے، چنانچہ آخرت کا تمھارا انجام نہایت اچھا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کی خوبیاں بیان کیں تو اس کے ساتھ ہی منہ پھیرنے والے کافروں کی علامات بھی ذکر کر دیں۔ فرمایا: (25) اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرنے کے بعد توڑتے ہیں۔ جس رشتے کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اسے توڑتے ہیں اور اللہ کی نافرمانی کر کے زمین میں فساد برپا کرتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جو پرلے درجے کے بدبخت ہیں جنھیں اللہ کی رحمت سے دھتکار دیا گیا اور ان کا انجام بہت برا ہے اور وہ انجام آگ ہے۔ (26) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، نیز رزق کا کشادہ ہونا نیک بختی یا اللہ کی محبت کی علامت ہرگز نہیں اور نہ رزق کی تنگی بدبخت ہونے کی نشانی ہے۔ کافر دنیا کی زندگی پر خوش ہیں اور اس پر مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہیں، جبکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑا اور ختم ہونے والا ساز و سامان ہے۔

فوائد: ❀ مجموعی طور پر ان عمدہ اخلاقیات کو اپنانے کی ترغیب ہے جو جنت میں لے جانے کا باعث ہیں۔ ان میں سرفہرست یہ ہیں: صلہ رحمی، خشیت الٰہی، عہد و پیمان پورے کرنا، صبر کرنا، اللہ کے راستے میں خرچ کرنا، برائی کا بدلہ اچھائی سے دینا اور برائی کا بدلہ برائی سے یا اچھائی کا بدلہ برائی سے نہ دینا۔ ❀ بلاشبہ رزق کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور کسی بندے پر رزق کی فراخی یا تنگی اس کے لیے خوشی یا پریشانی کا باعث نہیں ہونی چاہیے کیونکہ یہ ہرگز اس بات کی دلیل نہیں کہ اللہ ضرور اس سے خوش ہے یا ناراض ہے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ
يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ﴿٢٧﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ
قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ﴿٢٨﴾ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ﴿٢٩﴾ كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي
أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَ
هُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ
مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ
أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ ۗ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۗ أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن
لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۗ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم
بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ
اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٣١﴾ ع وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ (4 ع 10)
لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ
عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ
بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾

(27) اللہ تعالیٰ اوراس کی آیات کے منکر لوگ کہتے ہیں: محمد (ﷺ) پر ظاہری معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا جو اس کی سچائی کی دلیل ہوتا تو ہم اس پر ایمان لے آتے۔ اے رسول (ﷺ)! ان مطالبہ کرنے والوں سے کہہ دیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے عدل سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو توبہ کر کے اس کی طرف رجوع کرتا ہے، اسے اپنے فضل سے ہدایت دیتا ہے۔ ہدایت ان لوگوں کے ہاتھ میں نہیں کہ وہ اسے معجزات کے نازل کرنے سے جوڑ دیں۔ (28) وہ لوگ جنھیں اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے، وہی ہیں جو ایمان لائے ہیں اوران کے دل اللہ کے ذکر، یعنی اس کی تسبیح وتحمید اوراس کی کتاب کی تلاوت کرنے اور سننے اوراس کے علاوہ ذکر کی دوسری اقسام سے مانوس ہوتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اکیلے اللہ کے ذکر ہی سے دل مانوس ہوتے ہیں اور یہی ان دلوں کے لائق ہے۔ (29) وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے ایسے نیک اعمال کیے جو انھیں اللہ کے قریب کرتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں پاکیزہ زندگی اور جنت کی صورت میں نہایت اچھا انجام ہے۔ (30) اے رسول (ﷺ)! جس طرح ہم پچھلے انبیاء کو پیغام دے کر ان کی امتوں کی طرف بھیجتے رہے، اسی طرح ہم نے آپ کو آپ کی امت کی طرف رسول بنا کر بھیجا تا کہ آپ انھیں قرآن پڑھ کر سنائیں جو ہم نے آپ کی طرف وحی کیا۔ وہ قرآن آپ کی سچائی کی دلیل ہونے کے لیے کافی ہے لیکن آپ کی قوم کا حال یہ ہے کہ وہ اس معجزے کا انکار کرتے ہیں کیونکہ وہ رحمان کے ساتھ کفر کرتے ہیں، اس طرح کہ وہ اس کے ساتھ غیروں کو شریک کرتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: رحمن جس کے ساتھ تم غیروں کو شریک کرتے ہو، وہی میرا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں اوراسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ (31) اے رسول (ﷺ)! اگر کسی آسمانی کتاب کی یہ خاصیت ہوتی کہ اس کے ساتھ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹایا جاسکتا یا زمین کو پھاڑ کر اس میں نہریں اور چشمے جاری کیے جاسکتے یا اسے مردوں پر پڑھا جاتا تو وہ زندہ ہوجاتے تو وہ کتاب آپ پر نازل ہونے والا یہ قرآن مجید ہوتا۔ قرآن اپنے اندر بڑی واضح دلیل اور نہایت عظیم تاثیر رکھتا ہے بشرطیکہ ان کے دلوں میں پرہیزگاری ہو لیکن وہ توانکاری ہیں۔ باقی معجزات وغیرہ کے نزول کا سارا اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ کیا اللہ پر ایمان رکھنے والے مومنوں کو علم نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو آیات کے نزول کے بغیر ہدایت دینا چاہتا تو ان کے بغیر بھی سب کو ہدایت سے نواز دیتا؟ لیکن اس نے یہ نہیں چاہا۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کو ان کے کفریہ اعمال اور گناہوں کی وجہ سے مسلسل سخت مصیبت آتی رہے گی جو انھیں متنبہ کرتی رہے گی یا یہ مصیبت ان کے گھروں کے قریب نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اس کے ساتھ ہی اللہ کے عذاب کے نزول کا وعدہ آجائے۔ بلاشبہ جب اللہ تعالیٰ کے وعدے کا مقرر وقت آجائے تو وہ اسے ضرور پورا کرتا ہے۔ (32) آپ پہلے رسول نہیں جنھیں ان کی قوم نے جھٹلایا اوران سے مذاق کیا۔ اے رسول (ﷺ)! یقیناً آپ سے پہلی قوموں نے بھی اپنے رسولوں کا مذاق اڑایا اور انھیں جھٹلایا تو میں نے ان لوگوں کو ڈھیل دی جنھوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ کفر کیا حتی کہ انھوں نے یہ سمجھ لیا کہ میں انھیں ہلاک نہیں کروں گا، پھر میں نے انھیں مہلت دینے کے بعد کئی طرح کے عذابوں میں گرفتار کیا۔ تم نے دیکھا کہ انھیں میری سزا کیسے ملی؟ یقیناً وہ سزا بڑی سخت تھی۔ (33) کیا بھلا جو تمام مخلوقات کے رزق کا محافظ ہے، ہر نفس کے ہر عمل کی نگرانی کرنے والا ہے اور پھر ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دینے والا ہے، وہ عبادت کا زیادہ حق دار ہے یا یہ بت جن کا کوئی حق نہیں کہ ان کی عبادت کی جائے؟ جبکہ کافروں نے انھیں سراسر ظلم اور جھوٹ سے اللہ کا شریک بنا ڈالا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہمیں اپنے ان شریکوں کے نام بتاؤ جن کی تم اللہ کے ساتھ عبادت کرتے ہو۔ یا کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں ان شریکوں کے بارے میں نہیں جانتا یا اسے صرف اوپری اوپری باتیں بتا رہے ہو جن کی کوئی حقیقت نہیں؟ بلکہ شیطان نے کافروں کے لیے ان کی یہ بری چالبازی پُرکشش بنادی تو انھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اوراس نے انھیں رشد وہدایت کی راہ سے بھٹکا دیا۔ جسے اللہ تعالیٰ سیدھی راہ سے بہکا دے، اسے کوئی راہنما ہدایت نہیں دے سکتا۔

فوائد: ❀ ہدایت کا انحصار معجزات اور نشانیوں کے نازل کرنے پر نہیں جن کے ظاہر کرنے اور دکھانے کا مشرکین نے مطالبہ کیا تھا۔ ❀ قرآن مجید کے بندۂ مومن پر اثرات میں یہ بات بھی داخل ہے کہ وہ اسے دلی سکون عطا کرتا ہے۔ ❀ ہر آسمانی کتاب دراصل ہدایت اور رہنمائی کے لیے آئی ہے، معجزات کے نزول کے لیے نہیں۔ معجزات ظاہر کرنے کا انحصار اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے، وہ جب چاہے، جیسے چاہے نازل کرے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی نبیِ اکرم ﷺ کو تسلی کہ مشرک آپ کو جھٹلانے کے جو طریقے اختیار کر رہے ہیں، وہ اللہ کے علم میں ہیں اور پچھلے تمام انبیاء نے ان کا سامنا کیا ہے۔ ❀ بعض بندوں کو شیطان اس حد تک گمراہ کر دیتا ہے کہ ان کے لیے گناہ اور فتنہ وفساد کے کام خوشنما بنا دیتا ہے۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا
لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٣٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى
الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْكِرُ
بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَیْهِ
اَدْعُوْا وَاِلَیْهِ مَاٰبِ ﴿٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَلَئِنِ
اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ
5 ع 6 11 مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ
جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ
بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ
وَیُثْبِتُ ۖۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾ وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ
الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا
الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ
وَاللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾

(34) دنیا کی زندگی میں اہلِ ایمان کے ہاتھوں قتل اور قید کی صورت میں ان کے لیے عذاب ہے اور یقیناً آخرت کا عذاب جو ان کا منتظر ہے، وہ ان پر زیادہ سخت اور دنیا کے عذاب سے بہت بھاری ہے کیونکہ اس میں شدت ہے اور ہمیشگی بھی کہ کبھی ختم نہ ہوگا اور انھیں کوئی بچانے والا نہ ہوگا جو انھیں قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے بچائے۔ (35) اس جنت کی صفت جس کا اللہ تعالیٰ نے ان پرہیز گاروں سے وعدہ کیا ہے جو اللہ کے حکموں کو ماننے والے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آنے والے ہیں، یہ ہے کہ اس کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ اس کے پھل دنیا کے پھلوں کے برعکس دائمی ہیں جو کبھی ختم نہ ہوں گے۔ اس کے سائے دائمی ہیں جو کبھی ختم ہوں گے نہ سکڑیں گے۔ یہ انجام ہے ان لوگوں کا جو اس طرح اللہ سے ڈرتے رہے کہ اس کے حکموں پر عمل کیا اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہے اور کافروں کا انجام آگ ہے جس میں وہ داخل ہوں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ (36) جن یہود کو ہم نے تورات دی اور جن عیسائیوں کو انجیل عطا کی، اے رسول (ﷺ)! وہ آپ پر نازل ہونے والے کلام سے اس لیے خوش ہوتے ہیں کہ وہ بعض امور میں ان پر نازل کیے ہوئے کلام کے موافق ہے۔ یہود و نصاریٰ میں سے بعض آپ پر نازل ہونے والے اس کلام کا انکار کرتے ہیں جو ان کی خواہشات کے موافق نہیں یا جو تورات و انجیل میں ان کی تحریف اور تبدیلی کی نشان دہی کرتا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے تو اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں اس اکیلے کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں۔ میں اسی اکیلے کی طرف بلاتا ہوں اور اس کے سوا کسی کی طرف نہیں بلاتا اور اسی اکیلے کی طرف میرا لوٹنا ہے اور یہی تورات اور انجیل میں آیا ہے۔ (37) اے رسول (ﷺ)! جس طرح ہم نے پچھلی کتابیں ان کی قوموں کی زبانوں میں اتاری ہیں، آپ پر بھی یہ قرآن عربی زبان میں اتارا ہے جو فیصلہ کن اور حق کو واضح کرنے والا کلام ہے۔ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ نے اہلِ کتاب کی خواہشات کی پیروی کی اس میں جو وہ آپ سے سودے بازی کرنا چاہتے ہیں کہ جو ان کی خواہشات کے مطابق نہیں، اسے حذف کر دیں جبکہ آپ کے پاس اللہ کا سکھایا ہوا علم آچکا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کوئی حمایتی نہ ملے گا جو آپ کے معاملے کی ذمہ داری لے اور آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کی مدد کر سکے اور نہ اللہ کے عذاب سے آپ کو کوئی بچا سکے گا۔ (38) اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے بہت سے بشر رسول بھیجے ہیں۔ آپ کوئی انوکھے اور نرالے رسول نہیں ہیں اور ہم نے ان کی بیویاں بھی بنائیں اور دوسرے انسانوں کی طرح ان کو اولادیں بھی دیں۔ ہم نے انھیں فرشتے نہیں بنایا جو شادی کرتے ہیں نہ ان کی اولاد ہوتی ہے۔ آپ ان رسولوں میں سے ہیں جو بشر ہیں، شادی کرتے ہیں اور ان کی اولاد بھی ہوتی ہے، پھر یہ مشرک آپ کی اس حیثیت پر تعجب کیوں کرتے ہیں؟ کسی رسول کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی طرف سے کوئی آیت یا معجزہ لے آئے الا یہ کہ اللہ اسے اس کے لانے کی اجازت دے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے کی ایک کتاب ہے جس میں وہ درج ہے اور اس کی مدت مقرر ہے جس سے وہ آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ (39) اللہ تعالیٰ خیر و شر یا نیک بختی و بدبختی وغیرہ میں سے جسے ختم کرنا چاہے ختم کر دیتا ہے اور ان میں سے جسے باقی رکھنا چاہے باقی رکھتا ہے۔ اسی کے پاس لوحِ محفوظ ہے جو ان سب کا مرجع ہے۔ اگر کوئی چیز مٹتی ہے یا ثابت رہتی ہے تو یہ اسی کے مطابق ہوتا ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔ (40) اے نبی (ﷺ)! ہم نے ان سے عذاب کے جو وعدے کیے ہیں، اگر ہم ان میں سے کوئی آپ کی وفات سے پہلے آپ کو دکھا دیں یا آپ کو دکھانے سے پہلے ہی آپ کو فوت کر لیں تو یہ ہمارا کام ہے۔ آپ کے ذمے تو صرف اس کی تبلیغ ہے جس کے پہنچانے کا ہم نے آپ کو حکم دیا ہے۔ آپ کی ذمے داری انھیں بدلہ دینا یا ان کا محاسبہ کرنا نہیں، یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ (41) کیا ان کافروں نے اس بات کا مشاہدہ نہیں کیا کہ ہم اسلام کی نشر و اشاعت اور مسلمانوں کے ہاتھوں کافروں کے علاقے فتح کرنے کے ذریعے سے کفر کی زمین اس کے اطراف و اکناف (کناروں) سے کم کرتے جا رہے ہیں؟ اللہ اپنے بندوں کے درمیان جو چاہے فیصلہ کرے، کوئی اس کے فیصلے کو معطل کر کے، یا اس میں ردو بدل کر کے اس کو رد نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ وہ اگلوں پچھلوں سب کا ایک ہی دن میں حساب لے گا۔

فوائد: ❀ جنت کی صفات بیان کر کے اس کی ترغیب دی گئی ہے کہ اس میں نہریں جاری ہوں گی، دائمی رزق اور نہ ختم ہونے والے سائے ہوں گے۔ ❀ علم آجانے کے بعد نفسانی خواہشات کی پیروی کے خطرات اور اس بات کا بیان کہ یہ عذاب الٰہی کا باعث ہے۔ ❀ اس بات کا بیان کہ تمام رسول بشر تھے۔ ان کی بیویاں اور اولادیں تھیں۔ ہمارے نبی ﷺ ان سے مختلف اور نئے ہرگز نہ تھے۔ بشریت میں وہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح تھے۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ
مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾
وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾ ع

6 ع 12

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ﴿٢﴾ۙ
الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾ وَمَآ
اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ
مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ
وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٥﴾

(42) پچھلی امتوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مکر وفریب کیے، ان کے خلاف سازشیں کیں اور ان کے لائے ہوئے دین کو جھٹلایا لیکن انھوں نے یہ سازشیں کر کے ان کا کیا بگاڑ لیا؟ کچھ بھی نہیں کیونکہ جو تدبیر کارگر ہوتی ہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی تدبیر ہے، کسی دوسرے کی نہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی اپنی ساری مخلوق کے سارے اعمال جانتا ہے، ان میں سے کوئی چیز بھی اس سے مخفی نہیں۔ اس وقت ان جھٹلانے والوں کو ضرور علم ہوگا کہ وہ اللہ پر ایمان نہ لا کر کتنی بڑی غلطی کر بیٹھے اور مومن کتنے ٹھیک تھے کہ وہ ایمان کی بدولت جنت میں داخل ہوئے اور اچھا ٹھکانا پا گئے۔

(43) کافر کہتے ہیں: اے محمد! آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے کہہ دیں: میرے اور تمھارے درمیان اللہ گواہی دینے والا کافی ہے کہ میں اپنے رب کی طرف سے تمھاری جانب رسول بن کر آیا ہوں۔ وہ شخص بھی بطور گواہ کافی ہے جس کے پاس ان آسمانی کتابوں کا علم ہے جن میں میری نشانیوں کا ذکر ہے۔ جس کی سچائی کا گواہ اللہ تعالیٰ ہو، اسے کسی جھٹلانے والے کا جھٹلانا کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

سورۂ ابراہیم مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: بیان اور تبلیغ کے فریضے کو ادا کرنے کے لیے رسولوں کو کھڑا کرنے کا اثبات اور ان کے اتباع سے اعراض کرنے والوں کو عذاب سے ڈرانے کا بیان۔

تفسیر: (1) ﴿الٓرٰ﴾ حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قرآن عظیم کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اتارا تاکہ آپ لوگوں کو اللہ کی مشیت اور مدد کے ساتھ کفر و جہالت اور گمراہی سے ایمان، علم اور دینِ اسلام کی ہدایت کی طرف نکالیں جو اس غالب اللہ کی راہ ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور جو ہر چیز میں قابلِ تعریف ہے۔

(2) اللہ ہی ہے جس اکیلے کی آسمانوں میں حکومت ہے اور وہ اکیلا ہی زمین میں بادشاہ ہے، اس لیے وہی اس بات کا مستحق ہے کہ اس اکیلے کی عبادت کی جائے اور اس کی مخلوق میں سے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ اس کا انکار کرنے والوں کو ضرور سخت عذاب ہوگا۔

(3) جو لوگ کافر ہیں، وہ دنیا کی زندگی اور اس کی ختم ہونے والی نعمتوں کو آخرت اور اس کی دائمی نعمتوں پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے بھٹکاتے ہیں۔ وہ اس کے راستے کو بگاڑ کر مشکوک بنانے اور اس میں ٹیڑھا پن اور گمراہی پیدا کرنے کے خواہش مند ہیں تاکہ کوئی اس راستے پر نہ چلے۔ ان صفات کے حامل یہی لوگ ہیں جو گمراہی میں پڑ کر حق اور درست بات سے بہت دور نکل چکے ہیں۔

(4) ہم نے جو بھی رسول بھیجا، وہ اپنی قوم کی زبان میں بات کرتا تھا تاکہ جو پیغام وہ اللہ کی طرف سے لایا ہے، اسے لوگوں کے لیے سمجھنا آسان ہو۔ ہم نے نبی کو جبراً اور زبردستی مسلمان کرنے کے لیے نہیں بھیجا، لہٰذا اللہ جسے چاہے اپنے عدل سے گمراہ کرے اور جسے چاہے اپنے فضل سے ہدایت کی توفیق دے۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اسے مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تخلیق اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(5) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اور ان کی سچائی پر دلالت کرنے والے معجزات کے ساتھ ان کی تائید کی۔ بلاشبہ وہ اپنے رب کے نمائندے تھے اور ہم نے انھیں حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو کفر و جہالت سے ایمان وعلم کی طرف لے آئیں۔ ہم نے انھیں حکم دیا کہ وہ انھیں اللہ تعالیٰ کے وہ دن یاد دلائیں جن میں اس نے ان پر انعام کیے۔ بلاشبہ ان دنوں میں اللہ کی توحید، اس کی عظیم قدرت اور اہلِ ایمان پر اس کے انعامات کے نمایاں دلائل موجود تھے۔ ان باتوں سے فائدہ صرف وہی اٹھاتے ہیں جو اللہ کی اطاعت پر جم کر رہیں اور اس کے انعام واکرام پر ہمیشہ شکر گزار رہیں۔

فوائد: ❀ قرآن مجید کے نزول کا مقصد ہدایت ہے کہ لوگوں کو باطل کی تاریکیوں سے نکال کر حق کے نور کی طرف لایا جائے۔ ❀ رسولوں کو ان کی قوموں کی زبانوں کے ساتھ اس لیے بھیجا گیا کہ اس سے سمجھنا سمجھانا آسان رہے اور اس طرح ماننے اور قبول کرنے کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ ❀ رسولوں کی خالص ذمہ داری یہ تھی کہ لوگوں کو تاریکیوں سے نور اور روشنی کی طرف نکلنے میں راہنمائی اور قیادت کریں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ
اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ
يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ
ع 1/6/13 مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝٦ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ
لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝٧ وَقَالَ
مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ
اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٨ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
رکوع 6 قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڛ وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ړ لَا
يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا
اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
الثلثة وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝٩ قَالَتْ رُسُلُهُمْ
اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ
لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ
قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠

(6) اے رسول (ﷺ)! وہ وقت یاد کریں جب موسیٰ نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کی اور اپنی قوم بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ کے ان پر ہونے والے انعامات کی یاد دہانی کراتے ہوئے کہا: اے میری قوم! اپنے اوپر اللہ کے اس انعام کو یاد کرو جب اس نے تمھیں آلِ فرعون سے نجات بخشی اور ان کی سختیوں سے تمھیں بچا لیا۔ وہ تمھیں بدترین عذاب دیتے تھے، اس طرح کہ تمھارے بیٹے ذبح کر دیتے تھے تاکہ فرعون کے تخت پر قبضہ کرنے والا تمھارا کوئی بچہ پیدا ہی نہ ہو اور وہ تمھاری عورتوں کی توہین و تذلیل کرنے کے لیے انھیں زندہ رکھتے تھے۔ ان کے ان کاموں میں تمھارے صبر کا بہت بڑا امتحان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آزمائش پر صبر کرنے کا تمھیں یہ صلہ دیا کہ تمھیں آلِ فرعون کے عذاب سے نجات دے دی۔

(7) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اس وقت کو یاد کرو جب تمھارے رب نے بڑے واشگاف الفاظ میں تمھیں آگاہ کیا: اگر تم نے ان مذکورہ انعامات پر اللہ کا شکر ادا کیا تو وہ ضرور تم پر اور زیادہ انعام اور فضل واحسان کرے گا اور اگر تم اس کے انعامات کے منکر ٹھہرے اور ان کی قدر نہ کی تو بلاشبہ اس کا عذاب بھی اس کی نعمتوں کا انکار کرنے اور ناقدری کرنے والے کے لیے بڑا شدید ہے۔

(8) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تم کفر کرو اور تمھارے ساتھ سارے اہلِ زمین بھی کافر ہو جائیں تو تمھارے کفر کا نقصان تمھیں ہی ہوگا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تو خود بے نیاز ہے، اپنی ذات میں حمد وتعریف کے لائق ہے۔ اسے ایمان والوں کا ایمان لانا کوئی فائدہ دیتا ہے نہ کافروں کا کفر اسے کوئی نقصان دے سکتا ہے۔

(9) اے کافرو! کیا تمھارے پاس تم سے پہلے جھٹلانے والی قوموں کے ہلاک کیے جانے کی خبر نہیں پہنچی۔ قومِ نوح، ہود علیہ السلام کی قوم عاد، صالح علیہ السلام کی قوم ثمود اور ان کے بعد آنے والی امتوں کی خبر، اور وہ بے شمار امتیں تھیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے اور انھوں نے رسولوں پر غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ہاتھ اپنے مونھوں پر رکھتے ہوئے اپنی انگلیاں دانتوں میں داب لیں اور اپنے رسولوں سے کہا: جو کچھ دے کر تمھیں بھیجا گیا ہے، یقیناً ہم اس کا انکار کرتے ہیں اور جو دعوت تم ہمیں دیتے ہو، ہم اس کے بارے میں یقیناً بے چین کر دینے والے شک کا شکار ہیں۔

(10) ان کے رسولوں نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا: کیا اللہ کی توحید اور اس اکیلے کی عبادت کے بارے میں کوئی شک ہے، حالانکہ وہ آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور ان دونوں کو بغیر کسی پچھلے نمونے کے بنانے والا ہے؟! وہ تمھیں اس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے تاکہ اس کے ذریعے سے وہ تمھارے پچھلے گناہ معاف کر دے اور تمھاری دنیاوی زندگی کی مقررہ مدت پوری ہونے تک تمھیں ڈھیل دے۔ ان کی قوموں نے ان سے کہا: تم بھی تو ہماری طرح انسان ہو، تمھیں ہمارے مقابلے میں کوئی امتیازی حیثیت حاصل نہیں۔ تم ہمیں ان کی عبادت سے پھیرنا چاہتے ہو جن کی عبادت ہمارے آباء واجداد کیا کرتے تھے، لہٰذا تم اپنے اس دعوے کی سچائی میں کوئی واضح دلیل پیش کرو کہ تم اللہ کی طرف سے ہمارے رسول بن کر آئے ہو۔

فوائد: ❀ دعوت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جنھیں دعوت دی جا رہی ہے، انھیں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائی جائیں، بالخصوص جب ان کا تعلق کسی بڑے انعام سے ہو، جیسے: دشمن کے خلاف مدد ونصرت یا اس سے نجات۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اس نے اپنے شکر کرنے والے بندوں سے مزید انعام کا وعدہ کیا ہے اور اس کے مقابلے میں ناشکری کرنے والوں کے لیے اس کی طرف سے سخت عذاب کی وعید ہے۔

❀ بندوں کا کفر اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑتا جیسا کہ ان کا ایمان اس کی شان میں کچھ بھی اضافہ نہیں کرتا۔ وہ اپنی ذات میں بے نیاز اور قابلِ تعریف ہے۔

قَالَتۡ لَهُمۡ رُسُلُهُمۡ اِنۡ نَّحۡنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ
عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نَّاۡتِيَكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ
اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَاۤ اَلَّا
نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰٮنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ
اٰذَيۡتُمُوۡنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿١٢﴾ ع وَقَالَ الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا لِرُسُلِهِمۡ لَنُخۡرِجَنَّكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِىۡ مِلَّتِنَا ؕ
فَاَوۡحٰۤى اِلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ لَنُهۡلِكَنَّ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسۡكِنَنَّكُمُ الۡاَرۡضَ
مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ خَافَ مَقَامِىۡ وَخَافَ وَعِيۡدِ ﴿١٤﴾ وَاسۡتَفۡتَحُوۡا
وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيۡدٍ ﴿١٥﴾ مِّنۡ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسۡقٰى مِنۡ مَّآءٍ
صَدِيۡدٍ ﴿١٦﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيۡغُهٗ وَيَاۡتِيۡهِ الۡمَوۡتُ مِنۡ كُلِّ
مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنۡ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيۡظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ اَعۡمَالُهُمۡ كَرَمَادِ اۨشۡتَدَّتۡ بِهِ الرِّيۡحُ فِىۡ يَوۡمٍ عَاصِفٍ ؕ
لَا يَقۡدِرُوۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا عَلٰى شَىۡءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الۡبَعِيۡدُ ﴿١٨﴾
اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ
وَيَاۡتِ بِخَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ﴿١٩﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيۡزٍ ﴿٢٠﴾

2 ع 6 14

(11) ان کے رسولوں نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا: ہم بھی تمھاری طرح بشر ہی ہیں، لہٰذا اس حوالے سے ہم تمھاری طرح ہونے کا انکار نہیں کرتے لیکن اس مماثلت اور برابری کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم ہر حوالے سے تمھارے برابر ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہے خاص انعام کرتا ہے، انھیں بزرگی بخشتا ہے اور انھیں چن کر بندوں کی طرف رسول بناتا ہے۔ ہمارے لیے یہ جائز نہیں کہ اللہ کی مرضی کے بغیر تمھارے مطالبے پر کوئی معجزہ پیش کریں۔ اسے لانا ہمارے بس میں نہیں بلکہ اللہ اکیلا ہی اس پر قادر ہے اور اہلِ ایمان کا اپنے تمام معاملات میں اکیلے اللہ ہی پر بھروسا کرنا لازم ہے۔ (12) اور ہم کس رکاوٹ اور عذر کی بنا پر اللہ پر بھروسا نہ کریں؟ جبکہ اس نے ہمیں سب سے زیادہ سیدھے اور واضح ترین راستے کی ہدایت دی ہے۔ ہم ضرور تمھارے جھٹلانے، تمسخر اور مذاق کی تکلیفوں پر صبر کریں گے۔ یہ ضروری ہے کہ اہلِ ایمان اپنے تمام معاملات میں اکیلے اللہ پر بھروسا کریں۔ (13) رسولوں کی کافر قومیں جب رسولوں کا دلائل کے ساتھ مقابلہ کرنے سے عاجز آگئیں تو انھوں نے کہا: ہم ضرور تمھیں اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تمھیں ہر صورت میں اپنا دین چھوڑ کر ہمارے دین میں آنا پڑے گا، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو ثابت قدم رکھنے کے لیے ان کی طرف وحی کی: ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کر دیں گے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا۔ (14) اے رسولو! انھیں ہلاک کرنے کے بعد ہم تمھیں اور تمھارے پیروکاروں کو ضرور زمین میں بسا دیں گے اور مذکورہ بالا جھٹلانے والے کافروں کی ہلاکت اور اس کے بعد رسولوں اور ایمان والوں کو زمین میں بسانے کا یہ وعدہ اس کے حق میں ہوگا جس نے میری عظمت و وقار کا لحاظ رکھا، میری نگرانی کو یاد رکھا اور جس عذاب سے میں نے اسے ڈرایا ہے، اس نے اس سے خوف کھایا۔ (15) رسولوں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرے۔ حق کا ہر مغرور دشمن گھاٹے میں رہا جس نے حق واضح ہونے کے بعد بھی اس کی پیروی نہ کی۔ (16) قیامت کے دن اس مغرور کے سامنے جہنم ہوگی جو اس کی گھات میں ہوگی۔ اس میں اسے دوزخیوں کا بہنے والا کچ لہو پلایا جائے گا تو وہ اس کی پیاس نہیں بجھائے گا اور اسے پیاس وغیرہ کے مختلف عذاب دیے جاتے رہیں گے۔ (17) وہ اسے اس کی شدید کڑواہٹ، حرارت اور بدبو کے باوجود بار بار پینے پر مجبور ہوگا اور اسے نگل نہیں سکے گا۔ جس شدید عذاب کا اسے سامنا ہوگا، اس کی وجہ سے موت اسے ہر طرف سے گھیرے ہوگی اور وہ مرے گا نہیں کہ آرام پا جائے بلکہ وہ زندہ عذاب جھیلتا رہے گا اور اس کے آگے دوسرا سخت عذاب اس کا منتظر ہوگا۔ (18) کافر جو خیر کے کام کرتے ہیں، جیسے: صدقہ، احسان اور کمزور پر ترس وغیرہ تو ان کے ان نیک اعمال کی مثال ایسے ہے جیسے ریت ہو اور اسے تیز ہوا، شدید آندھی کے دن اڑا لے جائے اور پوری قوت سے اسے اٹھا کر ہر جگہ بکھیر دے حتی کہ اس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے۔ بالکل اسی طرح کافروں کا کفر اُن کے اعمال اڑا کر لے جائے گا اور کفر کرنے والے قیامت کے دن ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ وہ عمل جس کی بنیاد ایمان پر نہ ہو، وہ حق کے راستے سے دور کی گمراہی ہے۔ (19) اے انسان! کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور انھیں بے مقصد نہیں بنایا۔ اے لوگو! اگر وہ تمھیں لے جانا چاہے اور تمھاری جگہ کوئی دوسری مخلوق لانا چاہے جو اس کی عبادت اور اطاعت کرے تو یقیناً وہ تمھیں لے جائے اور تمھاری جگہ کوئی دوسری مخلوق لے آئے جو اس کی عبادت اور اطاعت کرے اور ایسا کرنا اس کے لیے نہایت آسان اور معمولی کام ہے۔ (20) تمھیں ہلاک کر کے تمھاری جگہ کوئی دوسری مخلوق لانا اس پاک ذات کے لیے مشکل نہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

فوائد: ❀ تمام انبیاء و رسل آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بشر تھے۔ ہاں، اللہ تعالیٰ نے انھیں رسالت کی ذمہ داری دے کر شرف بخشا اور انھیں آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے چنا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا جو شخص تبدیلی چاہتا ہے، وہ یہ ذہن میں رکھے کہ اسے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا، اس میں گھر بار سے نکالے جانے کے علاوہ قولی و فعلی تکلیفیں بھی ہو سکتی ہیں۔ ❀ دعوتِ دین کا کام کرنے والوں اور نیکوکاروں کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ان کی مدد کرے گا اور زمین میں انھیں اقتدار بخشے گا۔ ❀ روزِ قیامت کافروں کے نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ان کے کفر کے باعث وہ قابلِ اعتبار نہیں ہوں گے۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا
كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ
3 ع 15 صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ
اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ
لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا
تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ
اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٢﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ
تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً
طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾
تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ
خَبِيْثَةِ ِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾

(21) مقرر دن میں تمام مخلوقات قبروں سے اللہ تعالیٰ کی طرف نکلیں گی تو کمزور پیروکار اپنے رئیس سرداروں سے کہیں گے: اے سردارو! ہم تو تمھارے پیروکار تھے۔ ہم تمھارے حکم پر چلتے تھے اور تمھارے منع کرنے پر رک جاتے تھے۔ کیا تم ہم سے اللہ کا کچھ عذاب ٹال سکتے ہو؟ رئیس سردار کہیں گے: اگر اللہ نے ہمیں ہدایت دی ہوتی تو ہم ضرور اس کی طرف تمھاری رہنمائی کرتے اور ہم سب عذاب سے نجات پا جاتے، لیکن ہم گمراہ تھے اور ہم نے تمھیں بھی گمراہ کیا۔ اب ہمارے اور تمھارے لیے یہ بات برابر ہے کہ ہم عذاب برداشت کرنے میں کمزوری دکھائیں اور گریہ وزاری کریں یا صبر سے برداشت کریں۔ ہمارے لیے عذاب سے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں۔

(22) جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور آگ والے آگ میں داخل ہو جائیں گے تو شیطان کہے گا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تو سچا وعدہ کیا اور اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کیا اور میں نے تم سے جھوٹا وعدہ کیا۔ جو وعدہ کیا، اسے پورا نہیں کیا۔ میرے پاس کوئی ایسی قوت نہ تھی کہ میں دنیا میں تمھیں زبردستی کفر اور گمراہی پر لگاتا لیکن میں نے تمھیں کفر کی دعوت دی اور گناہوں کو پُرکشش بنا کر تمھارے سامنے پیش کیا تو تم جلدی سے میرے پیچھے لگ گئے، لہٰذا جو گمراہی تمھارا مقدر ٹھہری، اس پر مجھے ملامت نہ کرو۔ خود کو ملامت کرو کیونکہ تم خود ہی ملامت کے زیادہ حق دار ہو۔ میں تم سے عذاب ٹالنے میں تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکتا اور نہ مجھ سے عذاب دور کرنے میں تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو۔ بلاشبہ میں اس کا بھی انکار کرتا ہوں جو تم نے عبادت میں مجھے اللہ کا شریک بنایا۔ یقیناً جو ظالم دنیا میں اللہ کے ساتھ شرک وکفر کرتے رہے، ان کے لیے دردناک عذاب ہے جو روزِ قیامت ان کا منتظر ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے خبردار کرنے کے لیے روزِ قیامت کافروں کے انجام کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ترغیب دینے کے لیے اہلِ ایمان کے حسنِ انجام کا ذکر بھی کیا، فرمایا:

(23) ظالموں کے انجام کے اُلٹ، ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کو ایسی جنتوں میں داخل کیا جائے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ وہ اپنے رب کے حکم اور مرضی سے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ وہ ایک دوسرے کو سلام کیا کریں گے، فرشتے بھی انھیں سلامی دیں گے اور ان کا رب جو پاک ہے، وہ بھی انھیں سلامتی کا تحفہ عطا کرے گا۔

(24) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمۂ توحید کی مثال کس طرح بیان کی۔ کلمۂ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔ اس کی مثال ایک پاکیزہ درخت، یعنی کھجور کی سی ہے جس کی جڑ زمین میں قرار پکڑے ہوئے مضبوط ہے، جو اپنی عمدہ جڑوں سے زمین کا پانی جذب کرتا ہے۔ اس کی شاخیں آسمانوں میں بلند ہیں جو شبنم اور بارش سے پانی لے لیتی ہیں اور پاکیزہ ہوا میں سانس لیتی ہیں۔

(25) یہ پاکیزہ درخت اپنے رب کے حکم سے ہر وقت عمدہ پھل دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں اس لیے بیان کرتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(26) شرک کے ناپاک کلمے کی مثال گندے درخت جیسی ہے اور وہ ہے اندرائن (تُمّا) جسے اس کی جڑ ہی سے اکھاڑ لیا جاتا ہے۔ اسے زمین میں کچھ پختگی تو حاصل ہے نہیں اور نہ وہ آسمان میں بلند ہے، چنانچہ وہ ختم ہو جاتا ہے اور اسے ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں، لہٰذا کفر کی بات کا انجام بھی فنا ہے اور کافر کا بھی کوئی اچھا عمل اللہ کی طرف نہیں چڑھتا۔

فوائد: ❀ پیروی کرنے والا اور جس کی پیروی کی جائے، اگر دونوں باطل پر ہوں تو دونوں کا انجام بُرا ہوگا۔

❀ اس بات کا بیان کہ شیطان اولادِ آدم کا سب سے بڑا دشمن ہے اور بلاشبہ وہ جھوٹا، بدنام اور کمزور ہے۔ وہ روزِ قیامت اپنے یا اپنے پیروکاروں کے لیے کسی چیز کا مالک نہ ہوگا۔

❀ شیطان کا اعتراف کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہی حق اور سچ ہے اور بلاشبہ شیطان کا وعدہ محض جھوٹ اور فریب ہے۔

❀ کلمۂ توحید کو پھل دینے والے پاکیزہ درخت سے تشبیہ دی گئی ہے جس کی شاخیں نہایت بلند و بالا اور جڑیں نہایت گہری ہیں۔

❀ کلمۂ کفر کو اندرائن (تُمّا) کے درخت سے تشبیہ دی گئی ہے جو زمین کے ساتھ لگا ہوتا ہے، بلند نہیں ہوتا، عمدہ پھل بھی نہیں دیتا اور نہ دائمی ہوتا ہے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙۗ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع 4 ع 6 16
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ
دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ
اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ
اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ
مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ
بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا
سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ع وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا 5 ع 7 17
الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾

(27) اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں توحید کے پکے اور مضبوط کلمے پر ایمان کے ساتھ قائم رکھتا ہے حتیٰ کہ ایمان ہی پر ان کی موت آتی ہے۔ دنیا اور آخرت کے درمیان برزخ میں ان کی قبروں کے اندر سوال کے وقت بھی ثابت قدم رکھتا ہے، نیز قیامت کے دن بھی وہ انھیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک وکفر کرنے کی وجہ سے ظالموں کو اللہ تعالیٰ رشد و ہدایت کی راہ سے بھٹکا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ جسے گمراہ کرنے کا ارادہ کرے، اسے اپنے عدل سے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے فضل واحسان سے ہدایت دیتا ہے، اس پاک ذات کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

(28) (اے نبی!) یقیناً آپ نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرنے والے قریش کا حال دیکھا جب انھوں نے حرم میں امن وامان اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ان میں بھیجے جانے جیسے انعاماتِ الٰہی کے بدلے کفر کو پسند کیا کہ انھوں نے اس پیغام کو جھٹلا دیا جو محمد ﷺ اپنے رب کی طرف سے ان کے پاس لائے تھے اور اپنی قوم کے ان لوگوں کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا جنھوں نے کفر میں ان کی پیروی کی۔

(29) ہلاکت کا گھر دوزخ ہے جس میں وہ داخل ہوں گے۔ وہ اس کی گرمی جھیلیں گے اور بدترین ٹھکانا انھی کا ہوگا۔

(30) مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے ہمسر اور ہم پلہ بنا لیے تاکہ اپنے پیروکاروں کو اللہ کی راہ سے بھٹکائیں جیسے وہ خود اس سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں کہ تم دنیا کی اس زندگی میں جن شہوات کی پیروی کرنے اور شبہات کو پھیلانے میں لگے ہو، ان سے فائدہ اٹھا لو۔ روزِ قیامت تمھارا لوٹنا تو آگ کی طرف ہے، اس کے سوا تمھارے لوٹنے کی کوئی جگہ نہیں۔

(31) اے رسول (ﷺ)! مومنوں سے کہہ دیں: اے اہلِ ایمان! نماز کامل طریقے سے ادا کرو اور اللہ نے جو رزق تمھیں دیا ہے، اس میں سے فرض اور نفلی صدقات کرو۔ دکھاوے سے ڈرتے ہوئے خفیہ طریقے سے اور کھلے عام بھی خرچ کرو تاکہ دوسرے لوگ تمھیں نمونہ بنا کر تمھاری پیروی کریں۔ ایسا اس دن کے آنے سے پہلے کر لو جس میں کوئی خرید وفروخت ہوگی نہ فدیہ کہ جسے دے کر اللہ کے عذاب سے بچا جا سکے، اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی کہ کوئی دوست کسی دوست کی سفارش کرے۔

(32) اللہ ہی ہے جس نے بغیر کسی اگلی مثال کے آسمانوں اور زمین کو بنایا۔ آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا اور اس پانی سے تمھارے لیے بطور رزق مختلف قسموں کے پھل پیدا کیے۔ اے لوگو! اس نے کشتیوں کو تمھارے بس میں کر دیا کہ وہ پانی پر اس کے مقرر کیے ہوئے اندازے کے مطابق چلتی ہیں۔ اس نے ندیاں اور نہریں تمھارے اختیار میں کر دیں تاکہ تم ان سے پانی پیو اور اپنے جانوروں اور کھیتوں کو بھی سیراب کرو۔

(33) اس نے سورج اور چاند تمھارے لیے مسخر کر دیے کہ وہ مسلسل چل رہے ہیں اور اسی نے رات اور دن کو تمھارے کام میں لگا رکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں۔ رات تمھاری نیند اور راحت کے لیے ہے اور دن تمھاری نقل وحرکت اور محنت مزدوری کے لیے۔

(34) اس نے تمھیں ہر وہ چیز دی جو تم نے اس سے مانگی اور وہ بھی دیا جو تم نے طلب نہیں کیا۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو ان کی تعداد کے زیادہ ہونے کی وجہ سے انھیں گننے کی طاقت بھی نہیں رکھتے، سو اس نے جن کا ذکر کیا ہے، وہ بطور مثال ہیں۔ بلاشبہ انسان خود پر بہت زیادہ ظلم کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بہت زیادہ منکر ہے۔ (35) یاد کریں، اے رسول (ﷺ)! جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ہاجرہ کو مکے کی وادی میں بسا کر کہا: اے میرے رب! یہ جس شہر، یعنی مکے میں، میں نے اپنے اہل وعیال کو آباد کیا ہے، اسے امن کا شہر بنا دے۔ نہ اس میں کسی کا خون بہایا جائے اور نہ اس میں کسی پر کوئی ظلم کیا جائے، نیز مجھے اور میری اولاد کو خاص طور پر بتوں کی عبادت سے دور رکھنا۔

فوائد: ❀ نماز اور زکاۃ کو آخرت کے ذکر سے جوڑنے میں یہ اشارہ ہے کہ یہ دونوں ان اعمال میں سے ہیں جن کی بدولت قیامت کے دن نجات ملے گی۔ ❀ بعض عظیم انعامات کو ایک ترتیب سے ذکر کر کے انھیں شمار کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بعض انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا جو انکار کرتے ہیں، وہ بہت بڑا کفر کرتے ہیں۔ ❀ مکہ مکرمہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے جس کے لیے اللہ کے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضۡلَلۡنَ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنۡ
تَبِعَنِىۡ فَاِنَّهٗ مِنِّىۡ ۚ وَمَنۡ عَصَانِىۡ فَاِنَّكَ غَفُوۡرٌ
رَّحِيۡمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَاۤ اِنِّىۡۤ اَسۡكَنۡتُ مِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ بِوَادٍ غَيۡرِ
ذِىۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَيۡتِكَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيۡمُوا
الصَّلٰوةَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهۡوِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ
وَارۡزُقۡهُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَاۤ
اِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِىۡ وَمَا نُعۡلِنُ ؕ وَمَا يَخۡفٰى عَلَى اللّٰهِ
مِنۡ شَىۡءٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ
وَهَبَ لِىۡ عَلَى الۡكِبَرِ اِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَسَمِيۡعُ
الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ۖ
رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَىَّ
6 ع 7 18 وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ يَوۡمَ يَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحۡسَبَنَّ
اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعۡمَلُ الظّٰلِمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمۡ
لِيَوۡمٍ تَشۡخَصُ فِيۡهِ الۡاَبۡصَارُ ۙ ﴿۴۲﴾ مُهۡطِعِيۡنَ مُقۡنِعِىۡ
رُءُوۡسِهِمۡ لَا يَرۡتَدُّ اِلَيۡهِمۡ طَرۡفُهُمۡ ۚ وَاَفۡـئِدَتُهُمۡ هَوَآءٌ ؕ ﴿۴۳﴾

(36) اے میرے رب! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا جو سمجھ بیٹھے تھے کہ یہ ان کے سفارشی ہیں اور ان کی وجہ سے وہ فتنے میں پڑ گئے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت میں لگ گئے، لہٰذا لوگوں میں سے جس نے اللہ کی توحید اور اس کی اطاعت میں میری پیروی کی، وہ یقیناً میرے گروہ اور میرے پیروکاروں میں سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی اور اللہ کی توحید اور اس کی اطاعت میں میری پیروی نہ کی، تو اے میرے پروردگار! بلاشبہ تو جنھیں معاف کرنا چاہے، ان کے گناہ بہت زیادہ معاف کرنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔

(37) اے میرے رب! میں نے اپنی اولاد، یعنی اسماعیل (علیہ السلام) اور ان کی ہونے والی اولاد کو اس (مکے کی) وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پڑوس میں بسایا ہے جہاں کھیتی ہے نہ پانی۔ اے میرے رب! تیرے گھر کے پاس اس لیے انھیں ٹھہرایا ہے تاکہ وہ اس میں نماز پڑھیں، سو اے میرے رب! لوگوں کے دل ان کی طرف اور اس شہر کی طرف موڑ دے اور انھیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ تیرے اس انعام پر تیرا شکر ادا کریں۔

(38) اے ہمارے رب! بلاشبہ تو وہ سب جانتا ہے جو ہم چھپائے رکھتے ہیں اور وہ تمام بھی جو ہم کھلے عام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے آسمان و زمین کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں بلکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے، لہٰذا ہم اس کے کس قدر محتاج اور ضرورت مند ہیں، یہ اس سے مخفی نہیں۔

(39) شکر اور تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس نے میری دعا قبول کی کہ وہ مجھے نیک بیٹا عطا کرے گا، چنانچہ اس نے بڑھاپے میں مجھے ہاجرہ کے بطن سے اسماعیل اور سارہ سے اسحاق عطا کیے۔ بلاشبہ میرا رب پاک ہے، ہر اس بندے کی دعا قبول کرتا ہے جو اس سے دعا کرے۔

(40) اے میرے رب! مجھے مکمل طریقے سے نماز ادا کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی اسی طرح کامل طریقے سے نماز ادا کرنے والے لوگ پیدا فرما۔ اے ہمارے رب! میری دعا سن اور اسے قبول فرما۔

(41) اے ہمارے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے والدین کے گناہ معاف فرما۔ (یہ دعا انھوں نے اس وقت کی جب انھیں علم نہ تھا کہ ان کا باپ اللہ کا دشمن ہے۔ پھر جب انھیں علم ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو انھوں نے اس سے براءت کا اظہار کر لیا تھا۔) اور ایمان والوں کے گناہ اس دن بخش دینا جس دن لوگ اپنے رب کے سامنے حساب دینے کے لیے کھڑے ہوں گے۔

(42) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ یہ گمان نہ کریں کہ اللہ جب ظالموں کے عذاب میں تاخیر کرتا ہے تو وہ ان ظالموں کے جھٹلانے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے وغیرہ سے غافل ہے بلکہ اسے اس کا خوب علم ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ وہ ان کا عذاب صرف قیامت تک ٹالتا ہے۔ یہ وہ دن ہے جس کی دہشت کا مشاہدہ کر کے آنکھیں خوف سے پتھرا جائیں گی۔

(43) جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور داعی، یعنی بلانے والے کی طرف دوڑیں گے تو انھوں نے اپنے سر اوپر اٹھائے ہوں گے اور ڈر کے مارے اپنی نظریں آسمان کی طرف لگا رکھی ہوں گی۔ ان کی نظریں واپس ان کی طرف نہیں آئیں گی بلکہ جو مشاہدہ وہ کریں گے، اس کی دہشت سے وہ پتھرا جائیں گی اور ان کے دل اس خوفناک منظر کی وجہ سے خالی ہوں گے اور ان سے عقل و فہم جاتا رہے گا۔

فوائد: ❀ انسان اطاعت و عبودیت کے جس اعلیٰ مرتبے پر بھی فائز ہو جائے، اسے چاہیے کہ اپنے اور اپنی اولاد کے بارے میں چھوٹے بڑے شرک سے ڈرتا رہے۔

❀ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا یہ پتہ دیتی ہے کہ انسان کا مقام و مرتبہ کتنا بھی بلند ہو جائے، وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فقیر اور محتاج ہی رہتا ہے۔

❀ تربیت کے طریقوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اولاد کے لیے ان کے نیک بننے کی، ان کے اچھے عقیدے کی اور دین کے شعائر قائم رکھنے کی توفیق کی دعا کی جائے۔

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ
الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ
فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ
وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ
وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ
وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ ؕ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ
غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى
الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ ۚ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ
قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ ۙ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا
كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا
بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع 7/11/19

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

(44) اے رسول (ﷺ)! اپنی امت کو قیامت کے دن والے اللہ کے عذاب سے ڈرائیں جب اللہ کے ساتھ کفر وشرک کر کے خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں مہلت دے اور ہم سے عذاب ٹال دے اور تھوڑی دیر کے لیے ہمیں دنیا میں بھیج دے۔ ہم تجھ پر ایمان لائیں گے اور تیرے ان رسولوں کی پیروی بھی کریں گے جنھیں تو نے ہماری طرف بھیجا تھا۔ انھیں ڈانٹتے ہوئے جواب دیا جائے گا: کیا تم نے مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرتے ہوئے دنیا کی زندگی میں قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ تم دنیا کی زندگی سے آخرت کی طرف نہیں جاؤ گے؟! (45) تم قوم ہود اور قوم صالح جیسی پچھلی امتوں کے گھروں میں آباد رہے جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور یہ بات بھی تم پر واضح ہوگئی تھی کہ ہم نے کس طرح انھیں ہلاک کیا۔ ہم نے تمھارے لیے اللہ کی کتاب میں کئی مثالیں بیان کردی تھیں تاکہ تم نصیحت پکڑو مگر تم نے ان سے نصیحت نہ پکڑی۔ (46) ان ظالم قوموں کے گھروں میں قیام کرنے والوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کے قتل کی اور آپ کی دعوت کو ختم کرنے کی ناپاک سازش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی چالوں کو جانتا ہے، اس میں سے کوئی چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ ان کی چال نہایت کمزور ہے، چنانچہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا سکتی ہے نہ کسی دوسری چیز کو۔ اس تدبیر کے برعکس اللہ تعالیٰ کی تدبیر ہے جو وہ ان کے بارے میں کر رہا ہے۔ (47) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ یہ مت سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں سے نصرت اور دین کو غالب کرنے کا جو وعدہ کیا ہے، وہ اس کے خلاف کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی چیز غالب نہیں آسکتی اور وہ جلد اپنے دوستوں کو عزت دے گا۔ وہ اپنے اور اپنے رسولوں کے دشمنوں سے شدید انتقام لینے والا ہے۔ (48) اللہ تعالیٰ کافروں سے یہ انتقام قیامت قائم ہونے کے دن پوری طرح لے گا جس دن یہ زمین اس زمین کے علاوہ دوسری صاف ستھری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی دوسرے آسمانوں سے بدل دیے جائیں گے۔ لوگ اپنے بدنوں اور عملوں کے ساتھ اپنے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے لیے اپنی قبروں سے باہر آجائیں گے۔ وہ اللہ جو اپنی بادشاہت اور عظمت میں یکتا ہے، وہ ایسا زبردست ہے جو ہمیشہ حاوی رہتا ہے، کوئی اس پر حاوی نہیں ہوسکتا اور وہ ہمیشہ سے غالب ہے، کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ (49)، (50) اے رسول (ﷺ)! جس دن زمین دوسری زمین میں بدل جائے گی اور آسمان بھی بدل جائیں گے، اس دن آپ کافروں اور مشرکوں کو دیکھیں گے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ بیڑیوں میں باندھے گئے ہوں گے۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کی گردنوں کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوں گے اور جو کپڑے انھوں نے پہن رکھے ہوں گے، وہ گندھک کے ہوں گے (یہ ایک مادہ ہے جو آگ سے فوراً بھڑک اٹھتا ہے) اور ان کے اُترے ہوئے چہروں پر آگ چڑھی ہوگی۔ (51) تاکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے اچھے یا برے اعمال کا بدلہ دے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا جلد حساب لینے والا ہے۔ (52) محمد ﷺ پر نازل ہونے والا یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے لیے اطلاع نامہ ہے، نیز اس میں وارد ڈراوے اور سخت وعید کے ذریعے سے لوگوں کو ڈرایا گیا ہے تاکہ وہ جان لیں کہ معبود برحق اکیلا اللہ ہی ہے۔ سو وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں تاکہ عقل و دانش رکھنے والے سمجھدار اس سے نصیحت اور عبرت حاصل کریں کیونکہ وعظ و نصیحت اور عبرتوں سے ایسے ہی لوگ نفع حاصل کرتے ہیں۔

سورۂ حجر مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: قرآن کا مذاق اڑانے والوں کو ڈرانا دھمکانا اور نبی اکرم ﷺ کی تائید اور ثابت قدمی کے لیے قرآن کی حفاظت کا وعدہ۔

تفسیر: (1) ﴿الٓرٰ﴾ اس طرح کے حروف پر گفتگو سورۂ بقرہ کے آغاز میں گزر چکی ہے۔ یہ آیات جو نہایت عظیم الشان ہیں اور اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہیں، یہ اس قرآن کی آیات ہیں جو توحید اور احکام کی وضاحت کرنے والا ہے۔ **فوائد:** ❀ مذکورہ آیات میں قیامت کے مناظر کی تصویر کشی کی گئی ہے اور مخلوق کے ڈر، خوف، گھبراہٹ، پریشانی اور ان کی کمزوری و بے بسی کے ذکر کے علاوہ زمین اور آسمانوں کے بدلنے کی خبر دی گئی ہے۔ ❀ قیامت کے دن عذاب کی شدت اور نافرمانوں اور کافروں کو پہنچنے والی ذلت کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ ❀ بے شک بندہ دنیا کی زندگی میں اپنے معاملات میں آزاد ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ اطاعت کے کاموں میں خوب محنت کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب اسے قیامت کے دن اٹھائے گا تو کوئی دوسرا موقع نہیں دے گا۔ ❀ قرآن کریم ہر چیز میں کمال کی تمام صفات کا جامع ہے اور وضاحت و بیان میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔